ہفتہ روزہ

فلک نما نیوز

حیدرآباد

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly
Hyderabad

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

WEDNESDAY 28 JULY 2026 VOLUME:14 ISSUE :28 Rs.2.00 PAGES 4

منگل ۲۸/جولائی ۲۰۲۶ء ۱۳/صفرالمظفر ۱۴۴۸ھ جلد (۱۴) شمارہ (۲۸) قیمت ایک روپیہ

سڑک سے سنسد تک نوجوانوں کی جدوجہد کے آگے مودی کو شکست: ریونت ریڈی

کسانوں کے بعد طلبہ سے مودی حکومت کی ہار، تعلیمی اصلاحات پر پارلیمنٹ میں مباحث کی ضرورت، اپوزیشن سے تجاویز حاصل کرنے کا مطالبہ

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے مرکز کی نریندر مودی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ نوجوانوں کے اتحاد کے نتیجہ میں مرکزی حکومت کو وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفی پر مجبور ہونا پڑا۔ حیدرآباد میں آج قومی میڈیا کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے چیف منسٹر نے کہا کہ نوجوانوں کی طاقت کے سامنے 56 انچ کا سینہ رکھنے والی نریندر مودی کو آخر کار جھکنا پڑا۔ وہ سمجھتے تھے کہ 56 انچ کا سینہ رکھتے ہوئے وہ ناقابل تسخیر طاقت ہیں۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ 2014 سے ملک کے سیاسی حالات کا جائزہ لیں تو یہ دوسرا موقع ہے جب مودی حکومت کی ہار ہوئی ہے۔ پہلی شکست کسانوں کے مقابلے ہوئی تھی جب کسانوں کو ملٹی نیشنل کمپنیوں اور کارپوریٹ افراد کے پاس گروی رکھنے کی سازش کی گئی۔ راہول گاندھی نے لوک سبھا میں کسانوں کے حق میں آواز اٹھائی اور کسانوں کو غلام بنانے کی کوشش کی مخالفت کی تھی۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ جس وقت کسانوں کا مسئلہ لوک سبھا میں آیا وہ ملکاجگیری رکن پارلیمنٹ کے طور پر ایوان میں موجود تھے۔ چیف منسٹر نے الزام عائد کیا کہ مودی حکومت نے عوامی مسائل کو کچلنے اپوزیشن کے خلاف تحقیقاتی ایجنسیوں کو استعمال کیا اور انتقامی کارروائی کے ذریعہ سیاسی مخالفین کی آواز کچلنے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ مغربی بنگال، دہلی اور مہاراشٹرا میں اپوزیشن کو کمزور کرنے کی سازش کی گئی۔ چیف منسٹر نے کہا کہ نیٹ امتحانی پرچہ کے افشاء ⌊ کے معاملہ میں نوجوانوں نے سڑک سے سنسد تک جدوجہد کی اور آخر کار مودی حکومت کو شکست دے دی۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت کی عادت بن چکی ہے کہ عوامی مسائل اٹھانے سے روکنے اپوزیشن کو دھمکایا جائے اور مقدمات درج کئے جائیں۔ اس مرتبہ انہوں نے اپوزیشن کے خلاف ای ڈی، انکم ٹیکس اور سی بی آئی کے استعمال کی کوشش کی۔ مغربی بنگال، دہلی اور مہاراشٹرا میں اپوزیشن پارٹیوں میں پھوٹ پیدا کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ امتحانی پرچہ کے افشاء ⌊ معاملہ میں ملک کے تمام نوجوان سڑکوں پر اتر آئے۔ سنسد سے پارلیمنٹ تک جدوجہد کے ذریعہ حکومت کو شکست دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ جب نوجوان اور کسان حکومت کی پالیسیوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں تو حکومت کو شکست تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ اور اپوزیشن کے مسلسل احتجاج کے بعد دھرمیندر پردھان کو وزیر تعلیم کی حیثیت سے استعفی دینا پڑا۔ اپوزیشن نے پارلیمنٹ میں تحریک التواء ⌊ کے ذریعہ پردھان کے استعفی کا مطالبہ کیا تھا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ طلبہ اور اپوزیشن کی جانب سے پیش کردہ دیگر مطالبات کے تسلیم کئے جانے تک طلبہ اور اپوزیشن کی جدوجہد جاری رہے گی۔ ایک سوال پر ریونت ریڈی نے کہا کہ تعلیم اور امتحانی سسٹم میں اصلاحات ضروری ہیں۔ اس مسئلہ پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں وسیع تر مباحث کی ضرورت ہے۔ اپوزیشن، ماہرین اور طلبہ کی رائے حاصل کرتے ہوئے حکومت کو فیصلہ کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ امتحانی سسٹم کے ذمہ داروں کو جوابدہ بنایا جائے۔ جو کوئی بھی بدعنوانیوں کے ذمہ دار پائے جائیں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ قومی سطح کے امتحانات میں شفافیت کے ذریعہ تعلیمی ظام کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

ملک کی کئی ریاستوں میں کمسن بچے تغذیہ بخش غذاؤں سے محروم

جھارکھنڈ، بہار، اترپردیش سرفہرست، سرکاری سطح پر نیوٹریشن کے دعوے بے اثر

حیدرآباد۔ ہندوستان میں کمسن بچوں میں غذائیت کی کمی بدستور ایک سنگین مسئلہ برقرار ہے۔ سرکاری سطح پر بچوں کو تغذیہ بخش غذاؤں کی سربراہی کے بھلے ہی دعوے کئے جاتے رہے لیکن ہندوستان کی کئی ریاستوں میں آج بھی 5 سال سے کم عمر کے بچوں میں غذائیت کی کمی محکمہ جات کے لئے چیالنج بن چکی ہے۔ آلودگی سے پاک ماحول، پروٹین اور نیوٹریشن کی غذاؤں کی کمی کا شکار بچوں میں زیادہ تر کا تعلق غریب اور متوسط طبقات سے ہے۔ غذائیت سے کمی کا شکار ریاستوں میں جھارکھنڈ اور بہار سرفہرست ہیں۔ 5 سال سے کم عمر بچوں میں غذائیت کی کمی کے معاملہ میں جھارکھنڈ 54.5 فیصد جبکہ بہار 53 فیصد متاثرہ بچوں کی تعداد پر مشتمل ہے۔ اترپردیش میں 52، مدھیہ پردیش 51 اور گجرات و مہاراشٹرا میں فی کس 50 فیصد بچے غذائیت سے محروم ریکارڈ کئے گئے ہیں۔ دیگر ریاستیں جہاں غذائیت سے محروم بچوں کی تعداد 40 تا 50 فیصد کے درمیان ہے ان میں چھتیس گڑھ، راجستھان، اڈیشہ اور آندھراپردیش شامل ہیں۔ تلنگانہ میں سروے کے مطابق 43 فیصد کمسن بچے تغذیہ بخش غذا سے محروم ہیں۔ سرکاری سطح پر نیوٹریشن، ہیلت کیئر اور صحت و صفائی کی مہمات کے بارے میں بڑے پیمانے پر تشہیر کی جاتی ہے اور وزارت صحت کی جانب سے بھاری بجٹ خرچ کرنے کا دعویٰ بھی کیا جاتا ہے لیکن بنیادی سطح پر غذیب اور متوسط طبقات کے کمسن بچے غذائیت سے محرومی کے نتیجہ میں مختلف عوارض کا شکار ہیں۔ غذائیت کی کمی کمسن بچوں کی اموات کا بھی سبب بن سکتی ہے

اسپورٹس گیمس کئی ممالک کی شناخت، فٹبال کو عالمی مقبولیت

ساؤتھ ایشیا میں کرکٹ کا غلبہ، ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش اور آسٹریلیا کی کرکٹ سے شناخت

حیدرآباد۔ اسپورٹس کے کئی گیمس دنیا میں اپنی مقبولیت کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک کی شناخت بن چکے ہیں۔ مخصوص گیمس مختلف ممالک کی تاریخ و تہذیب اور روایات کی علامت کے طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ یوں تو اسپورٹس کے شعبہ میں کئی گیمس اپنی علیحدہ شناخت اور عوامی مقبولیت رکھتے ہیں لیکن ممالک کے اعتبار سے کھیل کود کے معیارات اور مقبولیت میں تبدیلی دیکھی جاتی ہے۔ فٹبال دنیا کا سب سے مقبول گیم بن چکا ہے جبکہ کرکٹ ساؤتھ ایشیا میں اپنی مقبولیت رکھتا ہے۔ حالیہ سروے کے مطابق فٹبال کو دنیا بھر میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی ہے اور فٹبال کے چیمپین مانے جانے والے ممالک کے نامور کھلاڑی بھی دنیا بھر میں اپنی مقبولیت کا لوہا منواچکے ہیں۔ جن ممالک کی شناخت فٹبال سے ہے ان میں برازیل، ارجنٹائنا، جرمنی، اسپین، فرانس اور ترکی شامل ہیں۔ یوں تو اور بھی ممالک میں فٹبال کو اہمیت دی جاتی ہے لیکن شناخت کے اعتبار سے ان ممالک میں دیگر گیمس بھی موجود ہیں۔ کرکٹ مقبولیت کے اعتبار سے ساؤتھ ایشیاء ⌊ میں دوسرے نمبر پر ہے اور ممالک کی شناخت کے اعتبار سے ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش اور آسٹریلیا کی شناخت کرکٹ سے مانی جاتی ہے۔ ایسٹ ایشیا میں بیس بال کو غیر معمولی مقبولیت ہے اور جاپان اور ساؤتھ کوریا کی اس گیم سے شناخت ہے۔ آئیس ہاکی امریکہ، روس اور کینیڈا میں مقبولیت رکھتا ہے۔ باسکٹ بال کے لئے فلپائن، رگبی کے لئے نیوزی لینڈ اور ریسلنگ منگولیا کی شناخت مانا جاتا ہے۔ امریکن فٹبال اور ٹیبل ٹینس کے لئے امریکہ اور چین کو دونوں گیمس کے لئے شہرت حاصل ہے۔ دنیا بھر میں مختلف علاقوں کے اعتبار سے کھیلوں کی مقبولیت برقرار ہے۔

ریونت ریڈی کا کہنا ہے کہ پچھلے 5 وزرائے تعلیم کی تھی بدقسمتی۔

ریونت ریڈی نے نئے وزیر تعلیم پرہلاد جوشی کو نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

حیدرآباد: تلنگانہ کے چیف منسٹر ریونت ریڈی نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر لیڈر پرہلاد جوشی کو نیک خواہشات پیش کی ہیں جنہوں نے دھرمیندر پردھان کے عہدے سے استعفیٰ دینے کے بعد مرکزی وزارت تعلیم کا چارج سنبھالا ہے۔ جبکہ پردھان نے کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کی قیادت میں ملک گیر احتجاج کے تناظر میں استعفیٰ دے دیا، سی ایم نے یہ بتانے میں جلدی کی کہ ان کے پیشروؤں کے لیے بھی یہ آسان نہیں تھا۔ اتوار، 26 جولائی کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، ریڈی، جو ریاستی وزیر تعلیم کا قلمدان بھی رکھتے ہیں، نے کہا، ''وزیر تعلیم کسمت بلیڈو (وزیر تعلیم کی قسمت اچھی نہیں ہے۔ مجھے امید ہے کہ موجودہ وزیر تعلیم پرہلاد جوشی کی قسمت خراب نہیں ہوگی۔ پچھلے پانچ وزرائے تعلیم کی کسمٹ۔ ہم سب نے برادیکھا... ''اپنے سامعین کی تفریح؟ ؟ کے لیے، ریڈی نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اگر کوئی ماضی کے پانچ وزراء ⌊ پر نظر ڈالے جن کے پاس یہ قلمدان تھا، جیسے کہ اسمرتی ایرانی اور پرکاش جاوڈیکر،'' ہر ایک کا قسمت خراب ہو گیا (ان سب کی قسمت خراب تھی)''۔ جوشی نے اتوار کو وزارت کا اضافی چارج سنبھالا، ایک دن بعد جب پردھان نے این ای ای ٹی پیپر لیک پر سی جے پی کے احتجاج اور اس کے نتیجے میں 20 امیدواروں کی خودکشی کے بعد استعفیٰ دیا تھا۔ لیک کی دریافت کے چند دنوں کے اندر جب دوبارہ جانچ ہوئی، پردھان کا استعفیٰ سی جے پی کے مطالبات میں شامل تھا۔

ورنگل ایرپورٹ کیلئے ایرپورٹس اتھاریٹی کی اصولی منظوری

عادل آباد اور پداپلی ایرپورٹس کیلئے سروے مکمل

حیدرآباد۔ ایرپورٹس اتھاریٹی آف انڈیا نے ورنگل کے مامنور میں ایرپورٹ کے قیام کو اصولی طور پر منظوری دے دی ہے۔ مامنور ایرپورٹ کو 496.86 کروڑ سے ترقی دی جائے گی۔ مملکتی وزیر شہری ہوابازی مرلی دھر موہول نے کانگریس کے رکن راجیہ سبھا وی نریندر ریڈی کے سوال پر تحریری جواب میں کہا کہ ایرپورٹس اتھاریٹی آف انڈیا نے اہم انفرااسٹرکچر کاموں کے لئے ٹنڈرس طلب کئے ہیں جن میں رن وے کی تعمیر اور باؤنڈری وال شامل ہیں۔ مملکتی وزیر شہری ہوابازی نے کہا کہ ایرپورٹ کی تعمیر اور فضائی خدمات کے آغاز کا انحصار اراضی کے حصول اور ضروری منظوریوں پر رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ طیاروں کی پرواز کے سلسلہ میں وقت کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے مرکز کو عادل آباد، پداپلی اور کتہ گوڑم میں ایرپورٹس کی تعمیر کی تجویز پیش کی ہے۔ ایرپورٹس اتھاریٹی آف انڈیا نے عادل آباد ایرپورٹ کے معاملہ میں سروے مکمل کرلیا ہے جس کے تحت درکار اراضی کی تفصیلات حاصل کی گئیں۔ پداپلی میں گرین فیلڈ ایرپورٹ کے سلسلہ میں اتھاریٹی نے فروری 2026 میں تلنگانہ حکومت کو رپورٹ پیش کردی ہے۔ کتہ گوڑم ایرپورٹ کے سلسلہ میں ایرپورٹس اتھاریٹی نے اراضی کو ایرپورٹ کے لئے غیر موزوں قرار دیا کیونکہ اطراف میں پہاڑ اور ریلوے لائن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اڑان اسکیم کے تحت تلنگانہ سے 58 روٹس پر پروازوں کا آغاز کیا گیا ہے۔

تلنگانہ میں آئندہ دو یوم میں وقفہ وقفہ سے بارش کا امکان

حیدرآباد۔ تلنگانہ میں آئندہ دو یوم وقفہ وقفہ سے ہلکی اور تیز بارشوں کا امکان ہے۔ خلیج بنگال میں ہوا کے دباو؟ میں کمی کے نتیجہ میں اوڈیشہ میں جاری بارشوں کا اثراب تلنگانہ کے بیشتر اضلاع میں دیکھا جائیگا لیکن کسی بھی ضلع میں موسلا دھار بارش کے امکانات نہیں ہیں جبکہ ریاست بھر میں موسم سرد رہنے کی پیش قیاسی کی گئی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ریاست میں ہلکی اور تیز بارشوں کا سلسلہ جاری رہے گا لیکن مسلسل بارش کے امکانات نہیں ہیں۔ کہا جارہا ہے کہ حکومت نے تمام اضلاع میں مقامی انتظامیہ کو موسم کے متعلق چوکس رہنے کی تاکید کی ہے۔ محکمہ موسمیات سے کہا گیا کہ خلیج بنگال میں ہوا کے دباو؟ میں کمی سے سرحدی ریاستوں بالخصوص اوڈیشہ میں بھاری بارش جاری ہے۔ بنگال اور اوڈیشہ میں بارشوں کا اثر قریبی ریاستوں پر ہو رہا ہے۔ کہا جارہا ہے کہ راجستھان میں مانسون کی بارشوں سے موسم میں خنکی کا امکان ہے جس سے درجہ حرارت میں گراوٹ ریکارڈ کی جائیگی۔

ہر خاندان میں کم از کم ایک حافظ یا عالم دین ہونا ضروری

مسجد رحیم آباد میدک میں تکمیل حفظ قرآن تقریب،

مولانا محمد جاوید علی حسامی و دیگر کا خطاب

میدک۔ معروف عالم دین ناظم مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم میدک مولانا محمد جاوید علی حسامی نے کہا کہ جس طرح انسان اپنے جسم کی غذا یعنی کھانے پینے کی فکر کرتا ہے، اسی طرح روح کی غذا اور اس کی تقویت کی فکر کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کی تلاوت، ذکر الٰہی اور نماز روح کی بہترین غذا ہے جس کے ذریعہ انسان دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ مولانا، مسجد رحیم آباد میں جناب محمد صوفی حسین (ایف ایم پیراڈائز ہوٹل) کی صاحبزادی امرین نکہت کی حفظ القرآن کی تکمیل کے موقع پر منعقدہ روح پرور تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ مولانا نے کہا کہ ماہ صفرالمظفر کو منحوس سمجھنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مدینۃ العلوم نے گزشتہ 24 سال میں 192 حفاظ و حافظات قرآن تیار کر کے ایک عظیم دینی خدمت انجام دی ہے۔ یہ اُمت مسلمہ کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ تقریب کی نظامت ڈاکٹر مولانا میر مجاہد علی ندوی نے کی۔ مولانا حامد علی نے کہا کہ ہر خاندان میں کم از کم ایک حافظ قرآن یا عالم دین ضرور ہونا چاہیئے تاکہ دینی تعلیمات، نسل در نسل منتقل ہوتی رہیں۔ استاد مدرسہ مفتی حافظ عبیدالرحمٰن جاوید نے کہا کہ ایک لڑکی کا حافظہ قرآن یا عالمہ بننا صرف اس کی ذاتی سعادت نہیں بلکہ پورے خاندان میں علم دین اور ہدایت کی روشنی پھیلنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حافظ قرآن کو قیامت کے دن قریبی عزیزوں میں سے دس افراد کی سفارش کا شرف حاصل ہوگا۔ جبکہ حافظ قرآن کے والدین کو عزت کے طور پر ایسا نورانی تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی رشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ قرآن حکیم کو صرف سجا کر رکھنے والی کتاب نہ سمجھیں بلکہ اسے روزانہ سمجھ کر پڑھیں۔ اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور اس کا پیغام دوسروں تک پہنچایا جائے۔ تقریب کا آغاز استاذ مدرسہ حافظ اعجاز بیگ کی قرا؟ت کلام پاک اور حافظ عبدالواسع کی نعت شریف سے ہوا۔ اس تقریب میں حافظ قرآن کے والد محمد صوفی حسین، دادا الحاج عبدالرحیم، رشتہ دار محمد حسین، عبداللہ، حافظ عبدالرحمٰن، استاذ مدرسہ مولانا شعیب احمد، حافظ شفیع اللہ حسینی، عابد حسین، مجیب راجہ، خواجہ سہیل محی الدین، محمد سمیع الدین، مفتی صابر علی قاسمی، مولانا حسن محمود، عبدالقدیر، مولانا محمد اسلم، حافظ خلیل الدین کے علاوہ معززین شہر شجیع الدین قابل، ڈاکٹر محمد یوسف، عبداللطیف، محمد ہاشم، شیخ فضل احمد ایڈوکیٹ ڈاکٹر عمر خان عکاز، مجیدالدین مجیب، محمد حمیدالدین جمیل، سید عشرت علی صفی، محمد صوفی جانی، مرزا احمد علی بیگ، عبدالرؤف، صادق علی خان، محمد فاضل، امیر بیگ، سمیع اللہ خان لالو، سید اسرار کے علاوہ دیگر معززین کی بڑی تعداد موجود تھی۔

محبوب چوک و افضل گنج میں تانبے کے برتنوں کی طلب میں دوبارہ اضافہ ہونے لگا

بریانی اور حلیم کیلئے بڑی ریسٹورنٹس کی پرانے طریقہ پر واپسی۔ دستکاری صنعت کی بحالی کا امکان

حیدرآباد۔ حیدرا؟باد کے پرانے شہر میں محبوب چوک اور افضل گنج کی ہلچل والی گلیوں میں تانبے کے تازہ برتنوں کی چمک اب بھی اس روایت کی عکاسی کرتی ہے جو نسلوں سے زندہ ہے۔ اگرچہ اسٹیل اور ایلومنیم کے برتنوں کی ا؟مد کے ساتھ قلعی والوں کی تعداد میں کمی ہوئی ہے لیکن مٹھی بھر کاریگر صدیوں پرانے فن کی مشق جاری رکھے ہوئے ہیں اور اس دستکاری کو محفوظ کر رہے ہیں جو پھر جدید کچن میں مطابقت پارہے ہیں۔ یہ بحالی تانبے اور پیتل کے برتنوں میں کھانا پکانے کے صحت کے فوائد پر بڑھتی بیداری اور بار بار کھانے کی حفاظت کے معائنہ کے ذریعہ چلائی گئی ہے۔ بریانی اور حلیم تیار کرنے والے بہت سے ریستوران روایتی کوک ویئر پر واپس ا؟ گئے ہیں جنھیں استعمال کرنے سے پہلے خالص ٹن کی ایک پتلی تہہ سے لیپ کرنا ضروری ہے تاکہ دھات کو کھانے کے ساتھ ردعمل سے روکا جاسکے۔ اس روایت کو زندہ رکھنے والوں میں محمد سلیم بھی شامل ہیں جو افضل گنج کے دوسری نسل کے قلعی والے ہیں۔ محمد سلیم کا کہنا ہے کہ 'میں گزشتہ 30 برس سے اپنے والد کی مدد کر رہا ہوں۔ کچھ پہلے ہم مشکل سے کوئی منافع کمارہے تھے لیکن اب کاروبار میں بہتری ا؟ئی کیوں کہ بہت سے ریستوران حلیم اور بریانی بنانے تانبے کے برتنوں کا استعمال کر رہے ہیں۔ محمد سلیم نے بتایا کہ مناسب طریقے سے ٹن کیا ہوا برتن چھ سے ا؟ٹھ ماہ تک کارا؟مد رہتا ہے۔ اس سے پہلے کہ اسے دوبارہ کوٹنگ کی ضرورت ہو، قلعی دھات کو چمکانے سے زیادہ ہے۔ تانبہ اور پیتل تیزابی کھانوں جیسے ٹماٹر اور املی کے ساتھ ردعمل ظاہر کرتے ہیں جو کھانے کی رنگت کو خراب کرسکتے ہیں۔ اس کے ذائقے کو بدل سکتے ہیں اور یہاں تک کہ فوڈ پوائزننگ کا سبب بن سکتے ہیں۔ خالص ٹن کی پتلی کوٹنگ برتنوں کی حرارت کو برقرار رکھتے ہوئے ایک محفوظ غیر ردعمل والی رکاوٹ بناتی ہے۔ عمل خود ہی سالوں میں تھوڑا سا تبدیل ہوا ہے۔ برتن کو کوئلے کی ا؟گ پر گرم کیا جاتا ہے یہاں تک کہ یہ گلابی ہوجائے۔ امونیم کلورائیڈ جیسے مقامی طور پر نوشاد کہا جاتا ہے اسے صاف کرنے سطح پر چھڑکایا جاتا ہے۔ جس سے گھنا مفید دھواں نکلتا ہے۔ اس کے بعد خالص برتن کا ایک ٹکڑا اگرم دھات پر رگڑ کر ایک موٹے سوتی کپڑے سے یکساں طور پر پھیلا دیا جاتا ہے۔ برتن کو پانی میں ٹھنڈا کرنے سے پہلے چاندی کی چمکیلی کوٹنگ چھوڑی جاتی ہے۔ دوسری نسل کے ایک اور کاریگر محمد شکیل کیلئے قلعی ایک خاندانی میراث ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ دستکاری ہماری پہچان ہے۔ ہم نے اسے اپنے بزرگوں سے سیکھا اور یہ لوگوں کی صحت کی حفاظت کرتا ہے۔ ایک اور کاریگر شیخ بابو جنھیں یہ تجارت اپنے والد سے وراثت میں ملی انھوں نے کہا کہ قلعی کھانے کو زہریلے ہونے سے روکتی ہے اور تانبے کے برتنوں کو کالے ہونے سے روکتی ہے۔ ٹن گرمی کا ایک اچھا کنڈکٹر بھی ہے لہذا برتن کا کھانا پکانے کا معیار بدستور برقرار رہتا ہے۔ محبوب چوک کے ا؟س پاس اب قلعی کی صرف ا؟ٹھ سے دس ورک شاپس باقی رہ گئی ہیں۔ بقیہ ورک شاپس میں سے ایک چلانے محمود میاں کہتے ہیں کہ زیادہ لوگ روایتی کوک ویئر کی طرف لوٹ رہے ہیں جس سے ہمیں اُمید ہے کہ یہ پرانا ہنر برقرار رہے گا۔

طلبہ کی قربانیوں پر نرمل میں کینڈل مارچ

راہول گاندھی کے ساتھ پولیس کے رویہ کی مذمت، مختلف قائدین کا خطاب

نرمل۔ نیٹ پیپر لیک معاملہ اور طلبہ کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے نرمل میں کینڈل ریالی کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلنگانہ کانگریس کمیٹی اور نرمل ضلع کانگریس کمیٹی کی اپیل پر پیپر لیک واقعہ اور طلبہ کی قربانیوں کے تناظر میں کل شام ایک بڑی کینڈل مارچ ریالی نکالی گئی۔ یہ ریالی ویویکانند چوک سے شروع ہو کر ڈاکٹر امبیڈکر چوک تک پہنچی جس میں کانگریس رہنماؤں، طلبہ اور نوجوانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر اسمبلی حلقہ نرمل کانگریس پارٹی انچارج کے سری ہری راؤ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نیٹ پیپر لیک کی وجہ سے ملک بھر کے ہزاروں طلباء ⌊ کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا ہے اور طلبہ کی خودقربانیوں کی ذمہ دار مرکزی حکومت کی ناکامی ہے۔ انہوں نے طلباء ⌊ سے اظہار یکجہتی کرنے والے قائد راہول گاندھی کے ساتھ پولیس کے رویہ کی سخت مذمت کی۔ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ طلبہ کی جدوجہد اور ملک بھر میں کانگریس کی تحریک کی ایک اہم کامیابی ہے۔ اس ریالی میں سابق وزیر جنگلات اے اندرا کرن ریڈی، نرمل زراعی مارکیٹ کمیٹی چیرمین بھیم ریڈی، بلدیہ نرمل کے نائب صدرنشین اے گنیش چکرورتی، ضلع لائبریری چیرمین سید

رشتوں میں حدود قائم رکھنا کیوں ضروری ہے؟

زندگی کا حسن تعلقات سے عبارت ہے لیکن تعلقات اسی وقت خوشگوار رہتے ہیں جب ان کی بنیاد احترام، اعتماد اور باہمی شعور پر استوار ہو۔ جہاں ہم اپنی ذات کی حدود سے غافل ہو جاتے ہیں وہاں محبت بھی بوجھ بننے لگتی ہے، خلوص آزمائش میں بدل جاتا ہے اور نزدیکیوں کے باوجود دلوں میں فاصلے پیدا ہو جاتے ہیں۔
ہر انسان کے اندر ایک الگ دنیا آباد ہوتی ہے۔ جس میں اس کے احساسات، خواب، ترجیحات، اس کی شخصی خوبیاں اور خامیاں شامل ہیں۔ ایک انسان کی ان ہی خصوصیات کا احترام کرنا دوسرے انسان کیلئے ضروری ہے اور اسی احترام کا نام حدود ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایثار اور قربانی کو ہمیشہ بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے لیکن بعض اوقات یہی خوبصورت اقدار ایسی صورت اختیار کر لیتی ہیں کہ ہم اپنی ذات کو فراموش کر بیٹھتے ہیں۔ ہر آواز پر حاضر رہتے ہیں، متعلقہ فرد کی خواہش کی تکمیل کو اپنی ذمہ داری سمجھ لیتے ہیں اور ہر مسئلے کو اپنا مسئلہ سمجھ کر حل کیلئے کوشاں ہو جاتے ہیں۔ بظاہر یہ رویہ محبت کا اظہار معلوم ہوتا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ یہی طرزِ فکر خاموش تھکن، بے بسی اور محرومی پیدا کر دیتا ہے۔ جو شخص ہمیشہ دوسروں کیلئے جیتا رہے ایک دن وہ اپنے اس عمل سے تھکنے لگتا ہے۔ بس یہیں سے حدود قائم کرنے کا خیال اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔
حدود دراصل انسان کی عزتِ نفس کا حصار ہیں۔ جس طرح ایک گھر کی چار دیواری اس کی حفاظت کرتی ہے اسی طرح شخصیت کے گرد قائم کردہ حدود انسان کے وقار، سکون اور انفرادی شناخت کی نگہبانی کرتی ہیں۔ جس انسان کو اپنی اہمیت کا احساس ہو وہ اپنی رائے کا احترام کرتا ہے، اپنے وقت کی قدر جانتا ہے اور اپنی توانائی کو بے مقصد مصرف ہونے سے بچاتا ہے۔ ایسی شخصیات دوسروں کیلئے بھی احترام کا باعث بنتی ہیں کیونکہ دنیا اکثر اسی انسان کی قدر کرتی ہے جو اپنی قدر خود کرتا ہے۔ بہت سے لوگ انکار کو بدتمیزی سمجھتے ہیں حالانکہ شائستگی کے ساتھ کیا گیا انکار اخلاق کے منافی نہیں ہوتا۔ ہر مطالبہ قبول کرنا، سبھی کی توقعات پر پورا اترنا یا ساری ذمہ داری اپنے سَر لے لینا عقلمندی نہیں۔ انسان کی جسمانی طاقت و ذہنی صلاحیت محدود ہے اور جذباتی برداشت بھی ایک حد تک ہی ساتھ دیتی ہے۔ ان حقیقتوں سے صرفِ نظر کرنے والا انسان آہستہ آہستہ اپنے وجود پر ظلم کرنے لگتا ہے۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تو باقی رہتی ہے لیکن دل خاموش احتجاج میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
حدود ہمیں یہ شعور عطا کرتی ہیں کہ ہم اوروں کی زندگی کے مالک نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی اور ہماری زندگی کا مالک ہے۔ ہر فرد کو اپنی پسند، اپنی رائے اور اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کا حق حاصل ہے۔ اختلاف کا مطلب دشمنی نہیں ہوتا اور اتفاقِ رائے ہر تعلق کی لازمی شرط بھی نہیں ہوتی، اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ فکری آزادی ہی وہ فضا پیدا کرتی ہے جہاں محبت سانس لیتی ہے اور اعتماد پروان چڑھتا ہے۔ جبر سے وابستگی پیدا نہیں ہوتی کیونکہ دل صرف احترام سے جیتے جاتے ہیں۔ گھریلو زندگی میں بھی اس حقیقت کی اہمیت ہے۔ ہم جانتے ہی ہیں کہ والدین کی محبت بے مثال ہوتی ہے۔ اولاد ان کی آنکھوں کا نور ہوتی ہے۔ اسی طرح میاں بیوی ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں لیکن ان تمام رشتوں میں شخصیت کی انفرادیت برقرار رہنا ضروری ہے۔ ہر وقت اگلے شخص کی نگرانی کرنا، افراد خانہ کے معاملات میں مسلسل مداخلت کرنا یا اپنی مرضی دوسروں پر تھوپنے کی خواہش رکھنا، تعلقات میں ایسی دراڑیں پیدا کر دیتا ہے جو بسا اوقات برسوں تک باقی رہتی ہیں۔ محبت کا تقاضا اعتماد ہے اور اعتماد آزادی کے احساس سے جنم لیتا ہے۔
جو شخص اپنی زندگی کے گرد نظم وضبط کا حصار قائم کر لیتا ہے، اسکے خیالات میں ٹھہراؤ آ جاتا ہے، فیصلوں میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور زندگی بامقصد محسوس ہونے لگتی ہے۔ ہمارا مذہب ہمیں توازن، عدل اور وقار کی تعلیم دیتا ہے۔ حقوق کی ادائیگی کے ساتھ اپنی عزت اور اپنی ذمہ داریوں کی حفاظت بھی اسی تعلیم کا حصہ ہے۔ نرم مزاجی، خوش اخلاقی اور درگزر یقیناً اعلیٰ اوصاف ہیں مگر کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ان اوصاف سے بےجا فائدہ اٹھائے۔ حکمت، اعتدال اور بصیرت ہی وہ راستہ ہے جو ہمیں انتہا پسندی سے محفوظ رکھتا ہے۔ حدود قائم کرنا دلوں کے درمیان دیواریں کھڑی کرنا نہیں ہے بلکہ دلوں کو ٹوٹنے سے بچانا ہے۔ یہ تعلقات میں فاصلے پیدا کرنے والا عمل نہیں ہے بلکہ اس سے تعلقات دیرپا ثابت ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ جو انسان اپنی ذات کی حفاظت کرنا سیکھ لیتا ہے، وہ اوروں کے حقوق کی حفاظت بھی زیادہ دیانتداری سے کرتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ عزت، سکون اور آزادی کی خواہش ہر دل میں یکساں طور پر موجود ہوتی ہے۔ زندگی کی پختگی اسی لمحے شروع ہوتی ہے جب ہم یہ جان لیتے ہیں کہ محبت کا مفہوم اپنی ذات کو مٹا دینا نہیں ہے بلکہ اپنی ذات کو سنوار کر اوروں کیلئے خیر کا ذریعہ بننا ہے۔ یہی شعور انسان کو باوقار بناتا ہے، انسانی تعلقات کو استحکام عطا کرتا ہے اور معاشرے میں ایسی فضا قائم کرتا ہے جہاں محبت بھی برقرار رہتی ہے اور انسانیت بھی محفوظ ہوتی ہے۔

بالوں کو مضبوط بنانے کے لئے پیاز کا عرق کارگر

بالوں کی خوبصورتی اور مضبوطی کے لئے پیاز کے رس استعمال کارگر ثابت ہوسکتا ہے۔ اگرچہ یہ طریقہ زیادہ دلکش یا خوشبودار نہیں لگتا لیکن اس کی افادیت نے اسے خوبصورتی کے دیسی نسخوں میں ایک نمایاں مقام پایا ہے۔
بالوں کی خوبصورتی اور مضبوطی کے لئے پیاز کے رس استعمال کارگر ثابت ہوسکتا ہے۔ اگرچہ یہ طریقہ زیادہ دلکش یا خوشبودار نہیں لگتا لیکن اس کی افادیت نے اسے خوبصورتی کے دیسی نسخوں میں ایک نمایاں مقام پایا ہے۔
پیاز کے عرق میں قدرتی طور پر سلفر کی وافر مقدار پائی جاتی ہے جو کولجن کی پیداوار کو بڑھا کر بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، اس میں موجود اینٹی آکسیڈنٹس، اینٹی بیکٹیریل اور اینٹی فنگل خصوصیات خشکی، خارش اور اسکلپ کی دیگر بیماریوں کو روکتی ہیں، جس سے سر کی جلد صاف اور صحت مند رہتی ہے۔ جب سر کی جلد صاف اور خون کی روانی بہتر ہو تو بالوں کی افزائش قدرتی طور پر تیز ہو جاتی ہے۔
پیاز کا عرق نکالنے کا طریقہ:
پیاز کا انتخاب کریں۔ لال پیاز میں اینٹی آکسیڈنٹس زیادہ ہوتے ہیں جبکہ پیلے پیاز میں سلفر زیادہ پایا جاتا ہے۔ دونوں ہی فائدہ مند ہیں۔ پیاز کو چھیل کر اسے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹیں۔ پیاز کو بلینڈ یا کدوکش کر کے گاڑھا گودا بنا لیں۔ کسی باریک کپڑے (مثلاً ململ) سے رس نکال لیں تاکہ صاف مائع حاصل ہو۔ پیاز کی بدبو دور کرنے اور خوشبو کے لئے رس میں ایک چمچہ ایلوویرا جیل یا چند قطرے لونڈر یا روزمیری آئل شامل کریں تاکہ مہک نرم ہو جائے اور جلد پر بھی سکون رہے۔
استعمال کا طریقہ:
روئی یا انگلیوں کی مدد سے پیاز کا عرق صرف بالوں کی جڑوں میں لگائیں لیکن پہلے پیچ ٹیسٹ ضرور کریں تاکہ الرجی نہ ہو۔ اب ۳/ سے ۵/ منٹ تک ہلکی مالش کریں۔ اس سے خون کی روانی اور جذب بہتر ہوتا ہے۔ ۲۰/ سے ۳۰/ منٹ کے لئے چھوڑ دیں۔ اس کے بعد اچھی طرح دھولیں۔ خوشبو دور کرنے کے لئے مائلڈ شیمپو ۲/ بار استعمال کریں۔ یہ عمل ہفتے میں ۲/ بار کیا جاسکتا ہے۔ یہی توازن جلد کو نقصان پہنچائے بغیر بالوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔
لگاتار ۶/ سے ۸/ ہفتوں میں آپ کو نئے بالوں کی افزائش اور ٹوٹ پھوٹ میں کمی واضح محسوس ہوگی۔

’سوری‘ کہنا اچھا ہے مگر ہر بات پر سوری، سوری کہنا اچھا نہیں

آج کی نوعمر بچیوں کی گفتگو پر اگر غور کیا جائے تو محسوس ہوگا کہ ’سوری‘ اُن کے جملوں کا لازمی حصہ بنتا جا رہا ہے۔ کبھی سوال پوچھنے پر سوری، کبھی اپنی رائے دینے پر سوری، کبھی کسی کی توجہ چاہنے پر سوری حتیٰ کہ اپنی موجودگی پر بھی سوری۔ اس ذہنیت کو سمجھنے اور بدلنے کی سخت ضرورت ہے۔
”سوری....!“ ایک چھوٹا سا لفظ.... مگر بعض اوقات یہی لفظ کسی شخصیت کی اندرونی کیفیت کو بے نقاب کر دیتا ہے۔ آج کی نوعمر بچیوں کی گفتگو پر اگر غور کیا جائے تو محسوس ہوگا کہ ’سوری‘ اُن کے جملوں کا لازمی حصہ بنتا جا رہا ہے۔ کبھی سوال پوچھنے پر سوری، کبھی اپنی رائے دینے پر سوری، کبھی کسی کی توجہ چاہنے پر سوری، حتیٰ کہ اپنی موجودگی پر بھی سوری۔ ایسا نہیں کہ ہماری بیٹیاں بدتمیز ہیں یا انہیں معافی مانگنے کا بے جا شوق ہے، بلکہ اس کے پیچھے ایک پورا سماجی پس منظر ہے، جسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔
ہم نے اپنی بیٹیوں کو ہمیشہ یہ سکھایا کہ نرم گو رہو، برداشت کرو، بڑوں کی عزت کرو، کسی کا دل نہ دکھاؤ۔ یہ تمام تعلیمات اپنی جگہ بے حد قیمتی ہیں، مگر بعض اوقات ان کی تعبیر اس انداز میں کی جاتی ہے کہ بچی ہر وقت خود کو ہی غلط سمجھنے لگتی ہے۔ وہ اپنی خواہش، اپنی رائے اور اپنی ضرورت کو بھی دوسروں پر بوجھ محسوس کرتی ہے۔
یوں ”سوری“ اس کی زبان پر نہیں، اس کی شخصیت پر لکھا جانے لگتا ہے۔
اس میں صرف گھر کا ماحول ہی ذمہ دار نہیں۔ آج سوشل میڈیا کا زمانہ ہے، جہاں ہر بات پر رائے دی جاتی ہے، ہر تصویر پر تبصرہ ہوتا ہے اور ہر اختلاف کو تنقید کا رنگ دے دیا جاتا ہے۔ نوعمر ذہن اس ماحول سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں۔ انہیں محسوس ہونے لگتا ہے کہ شاید خاموش رہنا یا پہلے سے معذرت کر لینا ہی محفوظ راستہ ہے۔
لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہر بات پر معذرت کرنا واقعی اچھے اخلاق کی علامت ہے؟
اسلام نے ہمیں حسنِ اخلاق سکھایا ہے، مگر ساتھ ہی عزتِ نفس بھی عطا کی ہے۔ نبی کریمؐ کی سیرت میں انکساری بھی ہے اور وقار بھی۔ آپؐ نے غلطی پر معافی مانگنے کی تعلیم دی، مگر کبھی یہ تعلیم نہیں دی کہ انسان بغیر کسی قصور کے خود کو مجرم ثابت کرتا پھرے۔
یہ بات خاص طور پر ہماری بیٹیوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ سوال پوچھنا بے ادبی نہیں، اپنی رائے دینا گستاخی نہیں، اپنی ضرورت بیان کرنا خودغرضی نہیں اور اپنے حق کی بات کرنا غرور نہیں۔
اگر آپ سے واقعی غلطی ہوئی ہے تو دل سے ”سوری“ کہیے، کیونکہ معافی مانگنا کردار کی خوبصورتی ہے۔ لیکن اگر آپ نے صرف اپنی بات کہی ہے، اپنی ذمہ داری نبھائی ہے یا ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے اختلاف کیا ہے تو ہرگز خود کو قصوروار محسوس نہ کیجئے۔
ایک اور پہلو بھی قابل توجہ ہے۔ جو لڑکی ہر وقت دوسروں سے معذرت کرتی رہتی ہے، وہ آہستہ آہستہ خود اپنی نظروں میں بھی اپنی اہمیت کم کر دیتی ہے۔ اسے لگنے لگتا ہے کہ شاید اس کی خوشی، اس کی رائے یا اس کے خواب دوسروں سے کم اہم ہیں۔ یہی احساس آگے چل کر خود اعتمادی کی کمی، فیصلہ کرنے میں ہچکچاہٹ اور دوسروں پر غیر ضروری انحصار کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔
والدین اور اساتذہ کو چاہئے کہ وہ بچیوں کی تربیت میں توازن پیدا کریں۔ انہیں ادب کے ساتھ اعتماد بھی دیں، انکساری کے ساتھ خودداری بھی سکھائیں، اور یہ احساس بھی دلائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عزت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔
ہماری بیٹیاں ایسی ہوں کہ اگر ان سے غلطی ہو تو معذرت کرنے میں دیر نہ کریں، اور اگر وہ حق پر ہوں تو احترام کے ساتھ اپنی بات کہنے میں بھی نہ ہچکچائیں۔ زندگی میں بعض اوقات ”سوری“ سے زیادہ ضروری دو جملے ہوتے ہیں:
”میری بھی ایک رائے ہے!“ اور.... ”مجھے اپنی بات کہنے کا حق ہے۔“
ہمیں اپنی بیٹیوں کو یہی اعتماد دینا ہوگا، کیونکہ ایک باوقار لڑکی نہ صرف اپنی شخصیت کو نکھارتی اور سنوارتی ہے بلکہ آنے والی نسلوں کی تربیت کا معیار بھی بلند کرتی ہے۔ موجودہ دور کی خوش آئند بات یہ ہے کہ نئی نسل صحیح اور غلط کا فرق بخوبی جانتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نوعمر بچیاں صحیح اور غلط کا فرق سمجھتے ہوئے اپنی رائے پیش کرتی ہیں جو اچھی بات ہے۔ حالانکہ انہیں اپنی بات تمیز کے دائرے میں رہتے ہوئے اعتماد کے ساتھ کہنا چاہئے۔ نوعمر بچیاں ’پرسنل اسپیس‘ کے متعلق بھی حساس ہوتی ہیں۔ یقیناً ہر شخص کا اپنی ذات پر حق ہے اس لئے ہر کوئی پرسنل اسپیس چاہتا ہے۔ گھر کے بڑوں کا بھی بیٹیوں کو ہر بات میں روکنا ٹوکنا درست نہیں، ہاں اُن کی رہنمائی کرنا ضروری ہے جو نرم انداز میں ہونا چاہئے۔
آخر میں صرف اتنی سی بات:
معافی مانگنا حسنِ اخلاق ہے، لیکن ہر وقت خود کو قصوروار سمجھنا حسنِ اخلاق نہیں، بلکہ خود اعتمادی کی کمی کی علامت بن سکتا ہے۔ اپنی بیٹیوں کو باادب ضرور بنائیے، مگر اس کے ساتھ انہیں یہ بھی سکھائیے کہ وہ اللہ کی عطا کردہ عزتِ نفس کی حفاظت کرنا جانیں۔ یہی توازن انہیں مضبوط، باوقار اور کامیاب عورت بنائے گا۔

خاتونِ خانہ اور ملازمت پیشہ خاتون: کون کتنا کارگر؟

گزشتہ ہفتے مذکورہ عنوان دیتے ہوئے ہم نے ”اوڑھنی“ کی قارئین سے گزارش کی تھی کہ اِس موضوع پر اظہارِ خیال فرمائیں۔ باعث مسرت ہے کہ ہمیں کئی خواتین کی تحریریں موصول ہوئیں۔ ان میں سے چند حاضر خدمت ہیں:
ترتیب و پیشکش: صائمہ شیخ

بیک وقت کئی ذمہ داریاں نبھاتی ہیں
رب العزت نے عورت کو غیر معمولی صلاحیتوں کا حامل بنایا ہے اس کے اندر برداشت کی وہ قوت عطا کی ہے جس کی وجہ سے وہ بیک وقت گھرداری، بچوں کی پرورش، والدین کی دیکھ بھال اور شوہر کی ذمہ داری بحسن وخوبی انجام دیتی ہے۔ اس کے علاوہ، وہ ان ذمہ داریوں کے ساتھ اپنی ملازمت کی ذمہ داریاں بھی ادا کرسکتی ہے۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جب عورت خاتون خانہ ہوتی ہے تو اس کی زندگی صرف گھر کی چہار دیواری تک محدود ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے وہ اپنی علمی صلاحیتوں کو اُجاگر نہیں کر پاتی اور بعض اوقات مایوسی کا شکار ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے ایک ملازمت پیشہ خاتون بحسن وخوبی اپنا گھر بھی چلا سکتی ہے اور ملازمت کی ذمہ داری بھی پوری کرسکتی ہے۔ ایسی خواتین کو مختلف لوگوں کے ساتھ کام کرنے سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔
عالیہ نعمانی (لکھنؤ، یوپی)

دونوں ہی صورتوں میں کارگر ہے
خاتون چاہے ملازمت پیشہ ہو یا گھریلو، دونوں ہی صورتوں میں کارگر ہے، بشرطیکہ وہ دونوں جگہ توازن برقرار رکھے۔ خاتونِ خانہ گھر، شوہر اور بچوں کی ذمے داری کو بخوبی انجام دیتی ہے مگر ملازمت پیشہ خواتین پر دہری ذمہ داری ہوتی ہے جو اُس کی پوری توجہ مانگتی ہے۔ جس کیلئے اسے گھر والوں کے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان سب کے ساتھ جب وہ باہر کی دنیا میں قدم رکھتی ہے اور نئے لوگوں سے ملتی جلتی ہے تو اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے جو اُس کی شخصیت کو اور نکھار دیتی ہے۔ آج کے دور میں ہر خاتون کو اپنے گھر والوں، شوہر اور بچوں کے تعاون سے اپنے ہنر کو سامنے لانا چاہئے۔ دورِ حاضر میں کتنی سہولتیں ہوگئی ہیں جن سے ہم گھر بیٹھے ہی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اس سے خود اعتمادی میں اضافہ ہوگا اور نئی نسل کے ساتھ بآسانی چل سکتے ہیں۔
فرح حیدر (اندرا نگر، لکھنؤ)

دونوں کی اپنی اپنی اہمیت
کوئی عورت چاہے خاتونِ خانہ ہو یا ملازمت پیشہ، اس کی اہمیت اس کے کردار سے طے ہوتی ہے۔ خاتونِ خانہ ہونے کی بنا پر اگر سماج میں کسی عورت کے مقام ومرتبہ کو کمتر سمجھا جاتا ہے تو یہ اس سماج کی بدقسمتی ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے پر عبادی بیگم المعروف بہ ”بی امّاں“ کا ذکر ملتا ہے جو ایک خاتونِ خانہ تھیں مگر انہوں نے اپنی تربیت سے مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی جیسے عظیم مجاہدینِ آزادی ہندوستان کو دے کر اپنا لوہا منوایا۔ دوسری طرف ملازمت پیشہ خاتون کی اپنی اہمیت ہے کیونکہ آج کے تیز رفتار اور ترقی یافتہ دور میں عورت بھی مرد کے شانہ بہ شانہ چل رہی ہے۔ جس معاشرے میں ایسی خاتون کو اہمیت نہ دی جائے یا عورت کا ملازمت پیشہ ہونا عیب سمجھا جائے تو وہ سماج تنزلی کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔
ڈاکٹر شیبا افتخار انصاری (بھیونڈی، تھانے)

ایک سمجھدار اور سگھڑ خاتون منظم انداز سے دونوں ذمہ داریاں نبھاتی ہیں
خاتونِ خانہ اور ملازمت پیشہ خاتون کا موازنہ کرنا اور پھر ان میں کون کارگر ہے، اس بات کا حتمی فیصلہ کرنا ایک مشکل امر ہے۔ مشاہدہ بتاتا ہے کہ بعض خواتین ملازمت کرتی ہیں اور امور خانہ داری بھی کامیابی سے سنبھالتی ہیں جبکہ بعض دیگر خواتین صرف گھریلو امور ہی میں جٹی رہتی ہیں اور پھر بھی کارگر نہیں ہیں۔ کیا یہی حقیقی صورتحال ہے یا اس کے برعکس بھی معاملہ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ خواتین کا اصل دائرۂ کار ان کا گھر ہی ہوتا ہے، لیکن بسا اوقات گھریلو حالات کے پیش نظر یا اپنی تعلیم و شوق کی خاطر خواتین ملازمت کرتی ہیں۔ ایسے میں اگر اہل خانہ کا تعاون اُن کے شاملِ حال رہے تو ایک سمجھدار اور سلیقہ مند خاتون منظم انداز میں دونوں کو بآسانی متوازن رکھ سکتی ہے اور کامیاب ہوتی ہے۔ مگر شومئی قسمت سے اہل خانہ کا تعاون نہ ہو تو ملازمت ناگزیر ہونے کی صورت میں بھی ایک خاتون کیلئے ملازمت اور گھر کو ساتھ لے کر چلنا ذرا مشکل ہے۔ اس سوال کا جواب کہ دونوں میں سے کارگر کون ہے؟ یہ خاتون کی اپنی سمجھداری اور بعض دفعہ اہل خانہ کے تعاون پر ہی پوری طرح منحصر ہے۔
سحر جوکھن پوری (جوکھن پور، بریلی، یوپی)

سماج دونوں کا موازنہ تو کرتا ہے مگر.....
خواتین گھر کی ستون ہیں۔ مکان کو گھر بنا کر زندگی کو خوشگوار بنانا انہیں بخوبی آتا ہے۔ گھر پر رہنے والی خواتین جہاں بچوں اور گھر کو بھرپور توجہ دے سکتی ہیں اور اپنے لئے بھی وقت نکال لیتی ہیں وہیں ملازمت پیشہ خواتین دہری ذمہ داری نبھا کر پس کر رہ جاتی ہیں۔ ان سے دفتر میں بھی بہتر کارکردگی کی امید کی جاتی ہے اور گھر پر بھی وہ ایک گھریلو عورت کی طرح سب کی پسند کا خیال رکھتے ہوئے خود کو جھونک دیتی ہے۔ یہ بیچاری بارش ہو یا آندھی یا کڑاکے کی ٹھنڈ اس کو تو جانا ہی ہے۔ کئی بار طبیعت خراب ہونے کے باوجود بھی چھٹی نہیں ملتی۔ کئی بار تو اپنے بیمار بچے کو چھوڑ کر جانا آسان نہیں ہوتا جبکہ غیر ملازمت پیشہ خواتین ہر موسم سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔ اتنا ہی نہیں گھر پر رہ کر ان کے چہرے بھی دمکتے ہیں، ادھر نوکری کی ماری عورت چہرے پر تھکن لئے گھر میں داخل ہوتی ہے تو شوہر بھی بے زار نظر آتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ملازمت پیشہ خواتین کا کام بہت مشکل ہے۔ یہ سماج دونوں کا موازنہ تو کرتا ہے لیکن دونوں کے حالات اور کام کے فرق کو نہ سمجھتا ہے اور نہ قبول کرتا ہے مگر امید ایک سی رکھتا ہے۔
جویریہ طارق (سنبھل، یوپی)

ذاتی و دفتری ذمہ داریاں نبھانا مشکل کام ہے
ایک عورت کا اصل مقام اس کا اپنا گھر ہے لیکن معاشرے کی کچھ ایسی ذمہ داریاں ہیں جن میں خواتین کو اپنا کردار نبھانا ضروری ہے۔ اور جب ایک عورت کچھ کر کے دکھانے کی خواہش اور اعلیٰ تعلیم کے استعمال کی تمنا لئے ملازمت کیلئے گھر سے نکلتی ہے تو ایک طرح کے احساس جرم کا شکار رہتی ہے کہ وہ گھر اور بچوں کو مناسب وقت نہیں دے پارہی ہے اور اگر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر گھر بیٹھ جائے تو اپنی صلاحیتوں سے استفادہ نہیں کر پاتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں اکثریت یہ بات سمجھنے کو تیار نہیں کہ ذاتی اور دفتری زندگی، دونوں کو بیک وقت بہترین طریقے سے لے کر چلنا مشکل کام ہے۔ اسی لئے جب تک وہ گھر اور ملازمت دونوں کو ساتھ لے چل سکتی ہے وہ اپنی ملازمت نبھائے لیکن اگر اس کی ملازمت اس کی گھریلو ذمہ داریوں سے ٹکراتی ہے بالخصوص اس کے گھریلو رشتوں کو متاثر کرتی ہے تو اس کیلئے ترجیح اس کا گھر ہونا چاہئے۔ بسا اوقات خواتین دونوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی کوشش میں ہلکان ہو جاتی ہیں اور کاموں کے انبار میں پس کر وہ اپنے آپ سے بھی بیگانہ ہو جاتی ہیں۔
سحر اسعد (بنارس، یوپی)

معاشرے میں ایک مثالی خاتون بن سکتی ہے اگر.....
ایک کنبہ و خاندان کو معاشرتی نظام کے دھاگے میں پروئے رکھنے اور خاندان میں سب کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنے میں خاتون خانہ کی دلچسپی اور مجموعی کارکردگی ہی قابل ستائش ہوتی ہے کیونکہ ایسی ہی خواتین خانہ نے ماضی قریب تک معاشرے میں مثالی خدمات انجام دی ہیں۔ لیکن آج کے تعلیم یافتہ دور میں نظام معاشرت بکھراؤ کا شکار ہے۔ اس معاشرہ میں بچوں کی پرورش و تربیت کا ملازمت پیشہ خاتون میں فقدان پایا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں خواتین کا تعلیم یافتہ ہونا لازمی ہے۔ البتہ ملازمت پیشہ خاتون کے مقابلے میں خاتون خانہ کی گھریلو اور معاشرتی خدمات ہی کارگر نظر آتی ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ملازمت پیشہ خاتون کو خاتون خانہ کی کارکردگی متاثر کر کے زندگی جینا ہے۔ انہیں دشواریاں ضرور پیش آتی ہیں لیکن دہرا کردار ادا کر کے ملازمت پیشہ خاتون بھی اپنا نام اور مقام پیدا کرسکتی ہے اور ایک اچھی شہری ثابت ہوسکتی ہے۔ وہ اخلاق حسنہ سے نئی نسل کی سرپرستی کر کے اپنے ماتحتوں کی زندگی میں چار چاند لگا سکتی ہے اور معاشرے میں ایک مثالی خاتون بن سکتی ہے۔
زینب ساجد پٹیل (جلگاؤں)

یہ ہنر سیکھ لئے جائیں تو شخصیت میں اعتماد پیدا ہوتا ہے

نوعمروں کے اندر کوئی نہ کوئی تخلیقی صلاحیت ہوتی ہے۔ کسی کو مصوری پسند ہوتی ہے، کسی کو خطاطی، کسی کو خاکہ سازی، کسی کو دستکاری یا سجاوٹ کا شوق ہوتا ہے۔ اگر ان صلاحیتوں کو مناسب رہنمائی مل جائے تو ان میں نکھار پیدا ہوتا ہے جو محنت وریاضت سے آپ کی امتیازی شناخت بن جاتی ہیں۔
آج کے ترقی یافتہ معاشرے میں صرف نصابی تعلیم کو کامیابی کا معیار نہیں سمجھا جاتا بلکہ تعلیم کے ساتھ مختلف ہنر، تخلیقی صلاحیتیں اور عملی مہارتیں بھی یکساں اہمیت رکھتی ہیں۔ ایک ایسی لڑکی جو تعلیم کے ساتھ کئی مفید ہنر سیکھتی ہے وہ نہ صرف خوداعتماد بنتی ہے بلکہ مستقبل میں اپنے خاندان، معاشرے اور پیشہ ورانہ زندگی میں بھی زیادہ کامیاب ثابت ہوتی ہے۔ اسلئے ماؤں، بڑی بہنوں اور اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ لڑکیوں کو صرف امتحان کی تیاری تک محدود نہ رکھیں بلکہ اُن کی شخصیت کے ہمہ جہت ارتقاء پر بھی توجہ دیں۔
تخلیقی فنون:
یہ شخصیت میں اعتماد پیدا کرتے ہیں۔ نوعمروں کے اندر کوئی نہ کوئی تخلیقی صلاحیت ہوتی ہے۔ کسی کو مصوری پسند ہوتی ہے، کسی کو خطاطی، کسی کو خاکہ سازی، کسی کو دستکاری یا سجاوٹ کا شوق ہوتا ہے۔ اگر ان صلاحیتوں کو مناسب رہنمائی مل جائے تو ان میں نکھار پیدا ہوتا ہے جو محنت وریاضت سے آپ کی امتیازی شناخت بن جاتی ہیں۔ پینٹنگ، اسکیچنگ، کرافٹ ورک، پیپر آرٹ، مٹی کے برتن بنانے، جیولری ڈیزائننگ، ایمبرائیڈری، اور سجاوٹی اشیاء تیار کرنا لڑکیوں میں صبر، باریک بینی، حسن ذوق اور تخلیقی سوچ پیدا کرتے ہیں۔ یہی اوصاف پیشہ ورانہ زندگی میں بھی کام آتے ہیں۔

سلائی، کڑھائی، فیشن ڈیزائننگ، ٹیکسٹائل آرٹ:
ہاتھ سے کام کرنے کی مہارت کبھی پرانی نہیں ہوتی۔ سلائی، کڑھائی، کروشیا، بنائی، پیچ ورک، فیشن ڈیزائننگ، بلاک پرنٹنگ اور فیبرک پینٹنگ جیسے ہنر لڑکیوں کو خودکفیل بھی بنا سکتے ہیں۔ آج خواتین گھر بیٹھے کپڑوں کی سلائی، ڈیزائننگ، بچوں کے ملبوسات، بیگز، کشن کور، پردے اور دستکاری کی اشیاء تیار کر کے باعزت آمدنی حاصل کر رہی ہیں۔ ان سب سے نہ صرف معاشی خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے بلکہ جمالیاتی ذوق بھی پروان چڑھتا ہے۔
بیکنگ، پکوان اور فوڈ پریزینٹیشن کا فن:
کھانا پکانا صرف روزمرہ کی ضرورت نہیں بلکہ ایک فن بھی ہے۔ نوعمر لڑکیوں کو مختلف صحت بخش کھانے، بیکنگ، کیک سجاوٹ، چاکلیٹ سازی، اچار، جیم، سوس اور سلاد اور غذائیت سے بھرپور پکوان بنانے کی تربیت دی جاسکتی ہے۔ آج کل فوڈ پریزینٹیشن، فوڈ فوٹوگرافی اور آن لائن فوڈ بزنس بھی مقبول ہو رہے ہیں۔ اگر یہ ہنر تعلیم کے ساتھ سیکھ لئے جائیں تو مستقبل میں روزگار کے نئے دروازہ کھل سکتے ہیں۔
موسیقی، خطاطی، فوٹو گرافی اور دیگر فنون لطیفہ:
ہر معاشرے میں فنون لطیفہ شخصیت کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خوشخطی، فوٹو گرافی، قدرتی مناظر کی تصویرکشی، باغبانی، پھولوں کی آرائش، اندرونی سجاوٹ اور دیگر تخلیقی سرگرمیاں انسان میں حسن ذوق پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح اگر کسی بچی میں آواز، ترنّم یا کسی ساز کی فنی تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت ہو اور وہ اپنے خاندانی اور سماجی ماحول کے مطابق مثبت انداز میں اس صلاحیت کو پروان چڑھائے تو اس کی شخصیت میں اعتماد، نظم وضبط اور جمالیاتی احساس پیدا ہوتا ہے۔
ڈیجیٹل آرٹس اور جدید مہارتیں:
آج کی دنیا میں بہت سے ہنر کمپیوٹر کے ذریعے سیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر گرافک ڈیزائننگ، ڈیجیٹل السٹریشن، اینیمیشن، ویڈیو ایڈیٹنگ، فوٹو ایڈیٹنگ، ویب ڈیزائننگ، سوشل میڈیا مینیجمنٹ، مواد نویسی، اور مشنوی ذہانت کے تخلیقی استعمال جیسے شعبے نوعمر لڑکیوں کے لئے بیشمار مواقع پیدا کر رہے ہیں۔ یہ مہارتیں صرف ملازمت ہی نہیں بلکہ گھر بیٹھے فری لانسنگ اور چھوٹا کاروبار کرنے میں بھی مدد دیتی ہیں۔ اس طرح تعلیم کیساتھ ہنر بھی حاصل ہوتا ہے اور خود اعتمادی بھی بڑھتی ہے۔
شخصیت نکھارنے والے عملی ہنر:
صرف فنی ہنر کافی نہیں بلکہ چند عملی مہارتیں بھی ضروری ہیں جو زندگی کے ہر شعبے میں کام آئیں۔ مثلاً مؤثر گفتگو، وقت کی منصوبہ بندی، ٹیم ورک، تقریر، کتاب خوانی، مسائل حل کرنے کی صلاحیت، مہمان نوازی، تقریبات کی تنظیم، مالی منصوبہ بندی، اور بنیادی کاروباری شعور، یہ تمام ہنر ایک لڑکی کو پُر اعتماد، باوقار اور ذمہ دار شخصیت عطا کرتے ہیں۔ ایسے افراد ہر ماحول میں اپنی مثبت شناخت بنا لیتے ہیں۔
یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ نوعمر لڑکیوں کی بہترین تعلیم وہ ہے جس کے ساتھ کوئی نہ کوئی عملی ہنر بھی شامل ہو۔ ایک لڑکی اگر ان تمام ہنر میں سے کوئی ایک ہنر بھی سیکھ لے تو وہ زندگی کے ہر میدان میں زیادہ کامیاب بااعتماد اور باوقار بن سکتی ہے۔ تخلیقی کام چھوٹے پیمانے سے شروع ہو کر بڑے کاروبار کی شکل اختیار کرسکتے ہیں۔ اس سے مالی خودمختاری حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ہر لڑکی کی صلاحیت کو اُجاگر کیا جائے۔ جس سے وہ خود اعتمادی کے ساتھ ساتھ مستقبل کے چیلنجوں کا بخوبی مقابلہ کرسکے۔ تعلیم اور ہنر کا یہ کامیاب امتزاج ایک خوشحال خاندان، باصلاحیت نسل اور ترقی یافتہ معاشرے کی بنیاد ہو سکتا ہے۔

حکمتِ عملی، سیکس اور طاقت کی داستان

خواتین نے اوڈیسی کی کہانی کو کیسے نیا رُخ دیا

بی بی سی اردو

یونانی شاعر ہومر کی 2800 سال پرانی نظم 'اوڈیسی' جسے کرسٹوفر نولین نے اب بڑی سکرین کے لیے ڈھالا ہے، محض بہادری کی ایک سادہ کہانی نہیں۔ اس کا مرکزی کردار اوڈیسیئس اگرچہ ایک مرد ہیرو ہے، لیکن اس کی داستان اُن خواتین، حوروں، جادوگرنیوں، دیویوں اور پراسرار کرداروں کی چالاکیوں، تدبیروں اور کشش سے تشکیل پاتی ہے، جن سے وہ اپنے سفر کے دوران ملتا ہے۔ یہی عناصر اس کہانی کو غیر معمولی طور پر انسانی اور حقیقت کے قریب محسوس کرواتے ہیں۔

یونانی نظم اوڈیسی افسانوی یونانی جنگجو اوڈیسیئس کی اس جدوجہد کی داستان بیان کرتی ہے، جس میں وہ ٹروجن جنگ میں برسوں لڑنے کے بعد اپنی سلطنت ایتھاکا واپس پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔

گھر واپسی کا یہ خطرناک سفر ایک دہائی پر محیط ہے اور اسے بے شمار آزمائشوں، خطرات اور مہمات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی داستان کو معروف ہدایت کار کرسٹوفر نولان نے بڑی سکرین کے لیے ڈھالا ہے، جس میں میٹ ڈیمن سمیت متعدد مشہور اداکار شامل ہیں۔

اس میں مرکزی کردار اگرچہ ایک مرد ہے، لیکن اوڈیسی بنیادی طور پر ایسی داستان ہے جس میں خواتین کا کردار غالب نظر آتا ہے۔ اپنے وطن واپس لوٹنے اور اپنی سلطنت دوبارہ حاصل کرنے کی اوڈیسیئس کی جدوجہد ہر موڑ پر ان خواتین، حوروں اور دیویوں کی تدبیروں، چالاکیوں اور کشش سے متاثر ہوتی ہے، جن سے اس کی راستے میں ملاقات ہوتی ہے۔

اوڈیسی محض بہادری اور کارناموں کی ایک سادہ کہانی نہیں، بلکہ سیکس، حکمتِ عملی اور طاقت کے پیچیدہ تعلقات کی ایک ایسی داستان ہے، جو آج بھی اپنی معنویت اور کشش برقرار رکھے ہوئے ہے۔

نظم اوڈیسی کا آغاز 'ان میڈیا ریس' کے انداز میں ہوتا ہے، یعنی کہانی بیچ سے شروع ہوتی ہے۔ اس وقت اوڈیسیئس جزیرہ اوگیجیا کے ساحل پر بیٹھا رو رہا ہے، جہاں وہ گذشتہ سات برس سے حور کالیپسو کے ساتھ مقیم ہے۔

اگرچہ اوڈیسیئس نے ٹروجن جنگ کے میدان میں اپنی بہادری کا لوہا منوایا تھا، لیکن اس مرحلے پر وہ مکمل طور پر بے بس دکھائی دیتا ہے۔ اس تاثر کو یہ حقیقت مزید مضبوط بناتی ہے کہ اسے جزیرے سے رہائی دلانے کے لیے دیوتاؤں کی ایک کونسل کو مداخلت کرنا پڑتی ہے۔ لیکن اوڈیسیئس دراصل کالیپسو کا اتنا قیدی نہیں جتنا اپنے آپ کا ہے۔ ایک جدید قاری بجا طور پر اس کی اس کیفیت، یعنی آگے بڑھنے اور اپنے وطن واپس پہنچنے میں ناکامی کو جنگی صدمے کی علامت کے طور پر دیکھ سکتا ہے۔

تاہم اس سے کالیپسو کے اس پر اثر و رسوخ کی اہمیت کم نہیں ہوتی۔ اوڈیسیئس خود حور کے سامنے اعتراف کرتا ہے کہ خوبصورتی کے اعتبار سے اس کی بیوی پینیلو پی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی، کیونکہ پینیلو پی محض ایک فانی انسان ہے۔

اوڈیسیئس کی بیوی پینیلو پی اپنے شوہر کی طویل غیر موجودگی کے دوران ہرگز ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی نہیں رہی۔ اس نے بہادری اور غیر معمولی ذہانت کے ساتھ ان 108 خواستگاروں کی پیش قدمی کا مقابلہ کیا، جو اس سے شادی کر کے ایتھاکا کا نیا بادشاہ بننا چاہتے تھے اور اسی مقصد کے لیے محل میں جمع ہو گئے تھے۔

اپنے سسر لائرٹیز کے لیے کفن بُننے اور پھر رات کے وقت اسی بُنے ہوئے کپڑے کو ادھیڑ دینے کا پینیلو پی کا منصوبہ اس نظم کے سب سے یادگار واقعات میں شامل ہے۔ اس حکمتِ عملی کے ذریعے وہ خواستگاروں کو مسلسل ٹالتی رہی اور وقت حاصل کرتی رہی۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ پینیلو پی ایک ایسا 'متحرک ہدف' ہے جس کی کامیابی یا ناکامی براہِ راست اوڈیسیئس کی اس صلاحیت پر اثر ڈالتی ہے کہ آیا وہ واپس آ کر اپنی بادشاہت دوبارہ حاصل کر سکے گا یا نہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ دیوتاؤں میں اوڈیسیئس کی سب سے بڑی حامی ایک دیوی ایتھینا ہے، جو حکمتِ عملی اور دانش کی دیوی ہے، ٹرائے کی جنگ میں بھی اس کی مدد کرتی رہی اور اسی نے اس کی وطن واپسی کی کوششوں کا آغاز کیا۔

بعد ازاں جب اوڈیسیئس فیاشینز کی سرزمین پر انتہائی کمزور حالت میں پہنچتا ہے، تو ایتھینا بڑی چابک دستی سے اس کی نجات کا انتظام کرتی ہے۔ وہ نہ صرف اس کی کمزوری کو چھپاتی ہے بلکہ اس کے حلیے کو بھی زیادہ پرکشش اور باوقار بنا دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ کسی دیوتا جیسا دکھائی دینے لگتا ہے اور ان کی مشہور مہمان نوازی کا مستحق محسوس ہوتا ہے۔

0 یہی مدد اوڈیسیئس کو سمندری سفر میں ماہر فیاشینز کا اعتماد جیتنے میں کامیاب بناتی ہے۔ بعد میں وہ اسے پناہ دیتے ہیں، قیمتی تحائف فراہم کرتے ہیں اور ایتھاکا واپس پہنچنے کے لیے ایک محفوظ سفر کا انتظام بھی کرتے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ ایتھینا جب بھی اوڈیسیئس یا اس کے بیٹے ٹیلیماکس کے سامنے ظاہر ہوتی ہے، تو اکثر مرد کا بھیس اختیار کرتی ہے۔ مثال کے طور پر وہ ایتھاکا کے ایک دوست بادشاہ مینٹیز اور فیاشینز کے ایک مرد ایلچی کی صورت میں سامنے آتی ہے۔

ایتھینا یہ بخوبی جانتی ہے کہ زمین پر ظاہری اقتدار مردوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے، لیکن واقعات کی سمت کا تعین اکثر خواتین اپنی ذہانت، تدبیر اور پردے کے پیچھے اختیار کی جانے والی حکمتِ عملیوں کے ذریعے کرتی ہیں۔

فیاشینز کی سرزمین پر پہنچنے کے بعد اوڈیسیئس اپنے شاہی میزبانوں کو اب تک پیش آنے والی مہمات کی داستان سناتا ہے، جن میں لوٹس کھانے والوں سے لے کر سائیکلوپس تک کے واقعات شامل ہیں۔ تاہم ان سفرناموں میں جن افسانوی خواتین سے اس کی ملاقات ہوتی ہے، ان کی کہانیاں اکثر سب سے زیادہ پراسرار اور خوف انگیز محسوس ہوتی ہیں، کیونکہ ان کی ظاہری شکل و صورت بظاہر خطرناک نہیں ہوتی۔

اس کے سفر میں موجود خواتین کرداروں پر ایک نظر ڈالنا ہی کافی ہے۔ بظاہر نرم، دلکش یا بے ضرر دکھائی دینے کے باوجود ان میں سے کئی کردار غیر معمولی طاقت اور اثر و رسوخ رکھتے ہیں اور اوڈیسیئس کی تقدیر پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ یہی تضاد ان خواتین کی موجودگی کو اوڈیسی کی سب سے دلچسپ اور پُراسرار خصوصیات میں سے ایک بنا دیتا ہے۔

مثال کے طور پر اوڈیسیئس اپنے میزبانوں کو کھلے دل سے بتاتا ہے کہ وہ سائرنز کا نغمہ سننے کے لیے بے تاب تھا۔ سائرنز مغربی سمندر میں ایک دور افتادہ اور خطرناک چٹانی جزیرے پر رہتی تھیں۔

بعد کی روایات اور یونانی فن میں سائرنز کو کبھی پرندہ نما خواتین اور کبھی جل پریوں کی صورت میں دکھایا گیا، لیکن اوڈیسیئس ان کی ظاہری شکل کے بجائے ان کے شہد جیسی میٹھی آواز کا ذکر کرتا ہے، جس میں ایسی کشش تھی کہ وہ مردوں کو اپنی طرف کھینچ کر بالآخر ان کی ہلاکت کا سبب بن جاتی تھیں۔

0 سائرنز کے سامنے ایک وسیع سبزہ زار پھیلا ہوا تھا، جہاں ان بے شمار مردوں کی ہڈیاں بکھری پڑی تھیں جو ماضی میں ان کا نغمہ سننے کے لیے رکے تھے۔ اوڈیسیئس اس خطرے کا سامنا کرنے پر آمادہ تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اسے جہاز کے مستول سے باندھ دیں تاکہ وہ اس پراسرار اور مسحور کن موسیقی کے تعاقب میں سمندر میں نہ کود سکے۔

سائرنز کی آواز جتنی دلکش اور حسین تھی، وہ اتنی ہی جان لیوا بھی تھیں۔

0 سرسے ایک اور دلکش مگر خطرناک کردار تھیں۔ جو لوگ پہلی بار ان سے ملتے، وہ شاید انھیں خطرہ نہ سمجھتے، لیکن سائرنز کی طرح ان کی نرم اور دل فریب شخصیت کے پیچھے غیر معمولی جادوئی طاقتیں چھپی ہوئی تھیں۔ ہومر نے انھیں ایک جادوگرنی کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان کے پاس ایسی جڑی بوٹیاں اور معجونیں تھیں، جن کی مدد سے وہ اوڈیسیئس کے ساتھیوں کو سوروں میں تبدیل کر دیتی تھیں۔

تاہم اوڈیسیئس کے سفر میں نظر آنے والی دیگر بہت سی عجیب و غریب مخلوقات کی طرح سرسے صرف رکاوٹ نہیں بنتیں بلکہ مدد بھی فراہم کرتی ہیں۔ اگرچہ وہ اوڈیسیئس کو اپنا عاشق بنا لیتی ہیں، لیکن یہی سرسے انھیں عالم ارواح تک جانے کے قابل بھی بناتی ہیں، جہاں ان کی ملاقات پیش گو ٹائریسیاس سے ہوتی ہے۔

ٹائریسیاس اوڈیسیئس کو ایتھاکا واپسی کے سفر کے بارے میں اہم مشورے اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

اس داستان کا مستقل پیغام یہ ہے کہ ان نسوانی عفریتوں اور دلکش حوروں کو محض نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کامیابی حاصل کرنے کے لیے اوڈیسیئس کو ایک حد تک ان کے اثر کو قبول کرنا پڑتا ہے، لیکن اتنا نہیں کہ وہ مکمل طور پر ان کے قابو میں آ جائے۔

سفر کے دوران اس سے ملنے والے کردار بار بار اس کے عزم، خود پر قابو پانے کی صلاحیت اور اعتدال پسندی کے امتحان لیتے ہیں۔ اعتدال وہ خوبی تھی، جسے قدیم یونانی تہذیب میں نہایت اہم اور قابل ستائش سمجھا جاتا تھا۔

جو قارئین اوڈیسیئس کی مہمات کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ محض اس کی گھڑی ہوئی کہانیاں تھیں، ایسی داستانیں جو اس نے فیاشینز کو متاثر کرنے اور انہیں اپنے وطن واپس پہنچانے پر آمادہ کرنے کے لیے سنائیں، وہ غالباً اس علامتی تعبیر کو سب سے زیادہ قبول کریں گے۔

شاید اوڈیسیئس درحقیقت جسمانی عفریتوں سے نہیں لڑ رہا تھا، بلکہ اپنے ہی اندر کے خوف، کمزوریوں اور نفسیاتی کشمکش کا سامنا کر رہا تھا۔ اور ان میں سے بہت سی اندرونی برائیاں اور آزمائشیں بظاہر جتنی بے ضرر دکھائی دیتی تھیں، حقیقت میں اس سے کہیں زیادہ خطرناک اور پیچیدہ ثابت ہوتی تھیں۔

اوڈیسیئس کی کہانیوں کی پھسلتی ہوئی نوعیت، ان کی شاندار وسعت، رنگا رنگی اور اعتبار کی حدود کو چیلنج کرنے کی صلاحیت، اس نظم کے حسن اور جادو کا ایک بڑا حصہ ہے۔ یہی خصوصیت اوڈیسیئس کو ایک منفرد ہیرو بھی بناتی ہے۔

جیسا کہ ایملی ولسن نے اپنے ترجمے میں لکھا ہے، اوڈیسیئس 'ایک پیچیدہ انسان' ہے۔ وہ پیچیدہ اور گرفت میں نہ آنے والا اس لیے ہے کیونکہ وہ فریب اور چالاکی کا ماہر ہے۔ حالات کے مطابق وہ اپنی کہانی بھی بدل لیتا ہے اور اپنی شناخت بھی۔

وجے کی آخری فلم کی کامیاب شروعات

سوپر اسٹار تھلاپتی وجے کی فلم "جنانیتا" تھیٹروں میں غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ افتتاحی دن کے کلیکشن کے اعداد و شمار سامنے آ چکے ہیں۔ مداح اپنے پسندیدہ سوپر اسٹار تھلاپتی وجے کو شاندار الوداع دے رہے ہیں۔ فلم نے پہلے دن 80 کروڑ روپے کے قریب کمائے۔ یہ فلم بھی بلاک بسٹر ثابت ہونے کی امید ہے۔ جنانیتا سے پہلے تھلاپتی وجے کے ٹریک ریکارڈ کے بارے میں مداح جاننے کے خواہاں ہیں۔ ساؤتھ سوپر اسٹار نے اپنے کیریئر میں متعدد بلاک بسٹر فلمیں دی ہیں، لیکن انہوں نے ناکام فلمیں میں بھی کافی حصہ دیا ہے۔ اپنے تین دہائیوں کے کیریئر میں، تھلاپتی وجے نے متعدد کامیاب فلمیں دی ہیں۔ ان کی کچھ فلموں نے اپنی کمائی سے حیران بھی کیا ہے۔ تاہم، انہوں نے کئی ناکام فلموں میں بھی کام کیا ہے۔ واضح رہے کہ اداکار کے فلمی کیریئر کا آغاز ناکامیوں سے ہوا تھا لیکن چند سالوں کے بعد انہیں کامیابی کا تجربہ ہونا شروع ہو گیا۔ اب جب کہ اداکار نے اپنے فلمی کیریئر کے خاتمے کا اعلان کر دیا ہے، آئیے ان کے کیریئر میں ہٹ اور فلاپ کی تعداد اور ان کے ٹریک ریکارڈ کا جائزہ لیتے ہیں۔ وجے نے اپنے کیریئر میں 69 فلموں میں کام کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ایک سال میں تقریباً دو فلموں میں نظر آئے۔ تاہم، انہیں اپنے کیریئر کے شروع میں مسلسل ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اداکار نے اپنے کیریئر کا آغاز بطور چائلڈ ایکٹر 1984 میں ریلیز ہونے والی فلم ویٹری سے کیا جسے اس کی اداکاری کی وجہ سے خوب پذیرائی ملی۔ انہوں نے بطور چائلڈ آرٹسٹ پانچ یا چھ فلموں میں کام کیا۔ اس کے بعد انہوں نے نالیہ تھیرپو کے ساتھ مرکزی اداکار کے طور پر اپنا آغاز کیا۔ آئی ایم ڈی بی کی رپورٹ کے مطابق ان کی پہلی سات فلموں میں سے چھ ناکام ہوئیں اور ایک اوسط درجے کی تھی۔ کوئمبٹور میپلا ئی ان کی پہلی ہٹ فلم تھی۔ وہ 69 فلموں میں نظر آئے، جن میں 22 ناکام فلمیں بھی شامل ہیں۔ تاہم، اس وقت کے دوران، انہوں نے 18 بلاک بسٹرز بھی پیش کیں، جو باکس آفس پر اس کی شاندار کارکردگی کو ظاہر کرتی ہیں۔ اگر ان کی 69 میں سے 18 فلمیں بلاک بسٹر ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ چار میں سے کم از کم ایک فلم بلاک بسٹر رہی۔

'ایسا کچھ نہیں جو ٹوٹے دلوں کو جوڑ سکے'، مودی کے بیان پر دیا مرزا کا تبصرہ

نیٹ امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف نئی دہلی میں جاری طلبہ کے مظاہروں پر وزیراعظم نریندر مودی کے حالیہ ویڈیو پیغام کے بعد بالی ووڈ اداکارہ دیا مرزا نے شدید برہمی کا اظہار کیا ہے۔ انسٹاگرام پر ایک ٹوٹے ہوئے دل کے ایموجی کے ساتھ دیا مرزا نے نوٹ شیئر کیا جس میں لکھا، 'جناب! ان والدین کے لیے ہمدردی کا ایک لفظ نہیں جن کے بچے جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، نہ ان طلبہ اور سونم وانگچک کے لیے کوئی جذبہ جو ہفتوں سے بھوک ہڑتال پر تھے'۔ انہوں نے مزید تحریر کیا، 'آپ کو کچھ کہنے میں 47 دن لگ گئے اور اب جب آپ بولے تو کچھ بھی نہیں کہا۔ ایسا کچھ نہیں جو ان لاکھوں ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ سکے'۔ نئی دہلی کے جنتر منتر پر طلبہ کے مسلسل احتجاج اور سونم وانگچک کی بھوک ہڑتال کے بعد وزیراعظم نریندر مودی نے ایک ویڈیو پیغام کے ذریعے کہا تھا کہ حکومت پیپر لیکس کے مجرموں کو سخت سزائیں دینے کے لیے 'فاسٹ ٹریک عدالتیں' قائم کر رہی ہے۔ وزیراعظم نے تسلیم کیا کہ یہ مسئلہ لاکھوں طلبہ اور والدین کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے اور حکومت کی پہلی ترجیح طلبہ کے تعلیمی سال کو ضائع ہونے سے بچانا ہے۔

کام سے واپس آ کر رویا کرتا تھا: عامر خان کا کیریئر کے مشکل ترین دور سے متعلق انکشاف

بالی ووڈ کے سپر اسٹار عامر خان نے اپنے فلمی کیریئر کے ابتدائی اور مشکل ترین دور کو یاد کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آیا جب میں کام سے گھر واپس آ کر رویا کرتا تھا کیونکہ میں اپنے کام سے مطمئن نہیں تھا۔ برطانیہ میں بی ایف آئی لندن فلم فیسٹیول میں گفتگو کرتے ہوئے عامر خان نے بتایا کہ 1988ء میں فلم قیامت سے قیامت تک کی زبردست کامیابی کے بعد مجھے راتوں رات شہرت تو مل گئی، لیکن میں ان فلم سازوں کے ساتھ کام نہیں کر سکا جن کے ساتھ میں واقعی کام کرنا چاہتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی کامیابی کے بعد میری کئی فلمیں باکس آفس پر ناکام رہیں، جس کے بعد مجھے ون فلم ونڈر کا لقب دے دیا گیا۔ عامر خان کے مطابق اس دور میں بالی ووڈ میں اداکار ایک ساتھ کئی فلمیں سائن کرتے تھے، اسی روایت کے تحت میں نے بھی 8 سے 10 فلمیں سائن کیں، جن میں زیادہ تر نئے ہدایت کاروں کی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ اسی تجربے نے مجھے فلموں کے انتخاب کا اہم سبق سکھایا۔ عامر خان کے مطابق میں نے بہت جلد یہ سیکھ لیا کہ فلم دراصل ہدایت کار کا ذریعۂ اظہار ہوتی ہے، جب تک آپ کو ہدایت کار پر مکمل اعتماد نہ ہو اور آپ کی سوچ اس سے ہم آہنگ نہ ہو، آپ ایک سمت میں چلتے ہیں لیکن نتیجہ کسی اور سمت میں نکلتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسی وجہ سے بعد میں میں نے فلم سائن کرنے کے لیے 3 اصول اپنا لیے، مضبوط اسکرپٹ، ہدایت کار پر مکمل اعتماد اور ایسا پروڈیوسر جو تخلیقی وژن کی حمایت کرے۔ عامر خان نے بتایا کہ مسلسل ناکامیوں کے بعد مجھے ون فلم ونڈر کہا جانے لگا، میں کام سے واپس آ کر رویا کرتا تھا کیونکہ میں اپنے کیے ہوئے کام سے خوش نہیں تھا، میں فلموں میں اس مقصد کے لیے نہیں آیا تھا۔ بعد ازاں 1990ء میں ریلیز ہونے والی فلم دل نے عامر خان کے کیریئر کو نئی زندگی دی، جس کے بعد دل ہے کہ مانتا نہیں اور جو جیتا وہی سکندر جیسی کامیاب فلموں نے انہیں بالی ووڈ کے صفِ اول کے اداکاروں میں شامل کر دیا۔

سلمان خان کی نئی تصاویر نے مداحوں کی تشویش ختم کر دی

بالی ووڈ اداکار سلمان خان کی نئی تصاویر نے مداحوں کی تشویش ختم کر دی۔ کچھ دن قبل سلمان خان کی ممبئی میں منعقدہ سرکاری تقریب میں شرکت کی ویڈیو دیکھ کر مداح پریشان ہو گئے تھے۔ اداکار اس ویڈیو میں کمزور اور بیمار دکھائی دے رہے تھے، جس کے سبب ان کے مداح تشویش میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اب ہفتے کے روز سلمان خان نے سوشل میڈیا پر اپنی نئی تصاویر شیئر کیں جس میں انہیں ایک مرتبہ پھر اپنے پرانے دبنگ انداز میں دیکھ کر مداح خوش ہو گئے۔ انہوں نے اپنی تصاویر کے ساتھ لکھا کہ 'سلمان خان ڈر گیا، جو ڈر گیا وہ مر گیا'۔ ان تصاویر کے سامنے آنے کے بعد مداحوں کی تشویش ختم ہو گئی اور مداح انہیں پھر سے پرانے لک میں دیکھ کر خوش ہو گئے۔ دبنگ اداکار کی تصاویر پر کمنٹ سیکشن میں مداحوں نے خوشی اور ان کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

آرٹیفیشل انٹیلجنس کے دور میں نئی مہارتوں پر عبور ضروری

مکرم جاہ اسکول کا گریجویشن ڈے، سابق ڈی جی پی انجنی کمار آئی پی ایس کا خطاب

حیدرآباد۔ (راست) سابق ڈائریکٹر جنرل ا?ف پولیس، تلنگانہ، مسٹر انجنی کمار، ا?ئی پی ایس نے کہا ہے کہ مصنوعی ذہانت (AI)، تیزی سے بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی اور عالمی مسابقت کے اس دور میں کامیابی صرف انہی طلبہ کا مقدر بنے گی جو مسلسل نئی مہارتیں حاصل کرتے رہیں گے، خود کو وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈھالتے رہیں گے اور دیانت داری، نظم وضبط اور محنت کو اپنی زندگی کا شعار بنائیں گے۔ وہ 25 جولائی کو مکرم جاہ اسکول کے تعلیمی سال 2025-26 کے فارغ التحصیل طلبہ کی گریجویشن ڈے سے بحیثیت مہمانِ خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی کامیاب ترین فٹ بال ٹیمیں بھی صرف صلاحیت کے بل پر نہیں بلکہ برسوں کی مسلسل مشق، ٹیم ورک، باہمی ہم ا?ہنگی اور نظم وضبط کی بدولت فیفا ورلڈ کپ جیتتی ہیں۔ طلبہ کو بھی اپنی زندگی میں انہی اوصاف کو اپنانا ہوگا کیونکہ کامیابی کا کوئی شارٹ کٹ نہیں ہوتا۔ مسٹر انجنی کمار نے کہا کہ ا?ج کے طلبہ صرف اپنے شہر یا ملک کے طلبہ سے مقابلہ نہیں کر رہے بلکہ ان کا مقابلہ پوری دنیا کے ذہین ترین نوجوانوں سے ہے۔ جی میٹ (GMAT)، ایس اے ٹی (SAT) اور دیگر عالمی امتحانات نے تعلیم کو بین الاقوامی سطح پر مسابقتی بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی تہذیب اسی لیے ترقی کرتی رہی ہے کیونکہ ہر نئی نسل نے اپنے سے پچھلی نسل سے زیادہ علم، بہتر صلاحیت اور زیادہ نظم وضبط کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے معاشرتی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تقریباً 130 برس قبل ایک عام انسان کی پوری زندگی تقریباً 20 کلومیٹر کے دائرے تک محدود رہتی تھی۔ پیدائش، تعلیم، روزگار، شادی، خاندان اور زندگی کے بیشتر مراحل اسی محدود علاقے میں گزر جاتے تھے۔ مگر ا?ج ٹرانسپورٹ، مواصلات اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے پوری دنیا کو ایک عالمی گاو?ں میں تبدیل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: ''ا?ج پوری دنیا ا?پ کا محلّہ بن چکی ہے''۔ ایسے حالات میں نوجوانوں کو عالمی سوچ اپنانا ہوگی اور ہر لمحہ خود کو بہتر بناتے رہنا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ٹیکنالوجی ہر چند ماہ بعد نئے انداز میں سامنے ا?رہی ہے، اس لیے طلبہ کو بھی مسلسل نئی مہارتیں سیکھنی چاہئے تاکہ وہ بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ ا?گے بڑھ سکیں۔ انہوں نے طلبہ کو انٹرنیٹ کا مثبت استعمال کرنے، اسے علم حاصل کرنے کا ذریعہ بنانے اور گمراہ کن رجحانات اور ا?سان کامیابی کے جھانسوں سے بچنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ بدلتے ہوئے دور کے ساتھ خود کو ہم ا?ہنگ کریں، اپنے بچوں کی صلاحیتوں اور خوابوں کو سمجھیں اور انہیں اپنی پسند کے شعبوں میں ا?گے بڑھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ اس موقع پر انہوں نے نواب ایم اے فیض خان، ٹرسٹی، مکرم جاہ ٹرسٹ فار ایجوکیشن اینڈ لرننگ کو حیدرا?باد کے تاریخی محلات کی بحالی کی کوششوں پر مبارکباد پیش کی۔ اس سے قبل خطاب کرتے ہوئے نواب ایم اے فیض خان نے کہا کہ مصنوعی ذہانت نے روزگار اور تعلیم کے روایتی تصورات کو بدل دیا ہے اور اب کامیابی صرف انجینئرنگ یا میڈیکل جیسے روایتی شعبوں تک محدود نہیں رہی۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ نئی ٹیکنالوجیز سے ہم ا?ہنگ ہوں، اپنے اساتذہ اور سرپرستوں سے رہنمائی حاصل کریں اور مستقبل کے نئے مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ تقریب کا ا?غاز اسکول کے نیشنل کیڈٹ کور (NCC) کے طلبہ وطالبات کی جانب سے شاندار مارچ پاسٹ اور گارڈ ا?ف ا?نر سے ہوا، جس نے حاضرین سے بھرپور داد حاصل کی۔ تقریب میں ایم اے باسط، خالد احمد، کرنل ایس اینڈی اپن (ریٹائرڈ)، سیکریٹری، حشمت علی سمور، جوائنٹ سیکریٹری، اور پرنسپل محترمہ ریکھا واڈھے بھی موجود تھیں۔

نرمل میں اسلم خان کے سنسنی خیز قتل کا معمہ حل

سوتیلی ماں کی جانب سے سُپاری دے کر قتل کروانے کا انکشاف، ملزمین گرفتار

نرمل۔ مستقر نرمل میں جاریہ ماہ کی 14 جولائی کو وائی ایس آر کالونی میں اسلم خان نامی نوجوان کے سنسنی خیز قتل کا واقعہ پیش آیا تھا۔ پولیس کی خصوصی ٹیموں نے اس قتل کی ہر زاویہ سے تحقیقات کرتے ہوئے اس مقدمہ کو حل کرنے میں کامیاب رہی تاہم درندگی کا یہ واقعہ قلم بند کرتے ہوئے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ پڑھنے والوں کو بھی اس واقعہ سے یقیناً صدمہ پہونچے گا۔ ضلع ایس پی نرمل ڈاکٹر جانکی شرمیلا آئی پی ایس نے جمعہ کے دن پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ مقتول کی سوتیلی ماں انوری بیگم کے اسلم خان سے ناجائز تعلقات تھے۔ اسلم خان نے انوری بیگم سے کہا تھا کہ وہ بہت جلد شادی کرنے والا ہے اور اب وہ اس تعلقات کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ اسلم کی ایک لڑکی سے شادی کی بات چیت چل رہی تھی جو درندہ صفت انوری بیگم برداشت نہ کرسکی اور اسلم کو راستے سے ہٹانے کی منصوبہ بندی کی۔ پولیس کو تحقیقات میں اس بات کا انکشاف ہوا کہ انوری بیگم نے پڑوسی ریاست مہاراشٹرا سے تعلق رکھنے والے پانچ رُکنی سُپاری گینگ سے ربط پیدا کیا جس میں شیخ محمد، سائی ناتھ پوار، مقیت، شیخ شاہد سے باضابطہ ملاقات کرتے ہوئے اس نے اسلم کے قتل کے عوض چھ لاکھ روپئے سُپاری گینگ کو دینے کا سودا کیا اور اڈوانس کے طور پر پچاس ہزار روپیہ بھی ادا کئے۔ ضلع ایس پی نے بتایا کہ یہ گینگ یکم جوائی کو نرمل پہونچی تھی اور ایریا ہاسپٹل کے قریب اسلم کو قتل کرنے کی کوشش میں تھی تاہم وہ ناکام رہے۔ اس کے بعد ملزمین مہاراشٹرا واپس ہوگئے۔ بعد ازاں 14 جولائی کو بھی بھوکر اور بھینسہ کے راستے سے ایک اسکارپیو کار کرایہ پر حاصل کرتے ہوئے نرمل پہونچے اور انوری بیگم سے ملاقات کرتے ہوئے واٹس ایپ کی مدد سے اسلم کی معلومات فراہم کرتے ہوئے سُپاری گینگ نے اسلم کا تعاقب کیا اور وائی ایس آر کالونی میں آٹو کو رُکوا کر اس پر چاقوؤں سے حملہ کرتے ہوئے سارنگ پور منڈل کے راستے سے مہاراشٹرا فرار ہوگئے۔ پولیس کے بموجب یہ گینگ جب تلنگانہ کے سرحد میں داخل ہوتے ہی اپنے اپنے موبائیل فون بند کردیئے تھے۔ قتل کی واردات کے فوری بعد ڈی ایس پی سرینواس کی نگرانی میں خصوصی تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی گئی تھی جس نے مہاراشٹرا میں موجود ملزمان کا سراغ لگا کر اُنھیں گرفتار کرلیا۔ ڈاکٹر جانکی شرمیلا ضلع ایس پی نے بتایا کہ اس مقدمہ کی مرکزی ملزمہ انوری بیگم کو پہلے ہی دن گرفتار کرکے عدالتی تحویل میں دیدیا گیا۔ ایک ہفتہ کے اندر قتل کے اس مقدمہ کو بے نقاب کرنے میں اہم کردار بھینسہ اے ایس پی سائی کرن آئی پی ایس، ڈی ایس پی نرمل سرینواس، انسپکٹر ایم کرشنا، سب انسپکٹر لمباوری کو ضلع ایس پی نے مبارکباد دی۔ واضح رہے کہ نرمل کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا واقعہ ہے کہ ماں اور سوتیلے بیٹے کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے ناجائز تعلقات قائم کرنا اور قتل کروادینا سُن کر ہی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

طلبہ کی تاریخی فتح، جابر حکومت جھکنے پر مجبور

سنگاریڈی۔ مرکزی وزیر تعلیم کا اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا اسٹوڈنٹس کی کامیابی ہے، ان خیالات کا اظہار چنتا پربھاکر ایم ایل اے سنگاریڈی نے کیا۔ انھوں نے کہا کہ نیٹ پیپر لیک اسکینڈل، جس نے ملک بھر کے لاکھوں غریب اور متوسط طبقے کے طلباء کی اُمیدوں اور خوابوں کو چکنا چور کر دیا، مرکزی حکومت کی نااہلی کی واضح عکاس ہے۔ یہ ہمارے تعلیمی نظام کے لئے انتہائی شرم کی بات ہے کہ چند دلال اور غیر قانونی لوگ کئی سالوں سے دن رات محنت کرکے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کا مستقبل بازار میں بیچ رہے ہیں۔ تاہم اس ناانصافی کو خاموشی سے برداشت کرنے کے بجائے دہلی کی سڑکوں پر اُتر کر اپنے حقوق کے حصول کے لیے ا?ج کے نوجوانوں کی جدوجہد ایک ایسا واقعہ ہے جو ملک کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جانے کا مستحق ہے۔ جس طرح بادل سورج کو ہمیشہ کے لیے ڈھانپ نہیں سکتے، چاہے حقیقت کتنی ہی دیر تک چھپ جائے طلباء کی شکایات ملک کے عوام کے سامنے ا? گئی ہیں، لاٹھی مارنے کے باوجود پیچھے نہ ہٹنے والے نوجوانوں کی ہمت ملک کے لیے مشعل راہ بن گئی ہے۔ میں نوجوانوں کی اس جدوجہد کو سلام پیش کرتا ہوں جنھوں نے اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافی کے خلاف اور انصاف کے مطالبے کے لیے قومی دارالحکومت میں بھوک ہڑتال کی اور پرامن احتجاج کرتے ہوئے سارے ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ لیکن مرکزی حکومت، جسے طلبہ کے درد کو سمجھنا چاہیے تھا اور اُنھیں یقین دلانا چاہیے تھا، پولیس کا استعمال کرتے ہوئے اُن پر لاٹھی چارج کر رہی ہے۔ اپنے حقوق پر سوال اُٹھانے والی ا?وازوں کو پولیس فورس اور مظالم سے دبانا حکمرانوں کے تکبر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مرکز کی جابرانہ حکمت عملی ان نوجوانوں کے حوصلے کے سامنے خاک میں مل گئی، جو لاٹھیوں کی پٹائی کے باوجود پیچھے نہیں ہٹے اور لاکھوں طلباء اور ان کے والدین سڑکوں پر نکل ا?ئے اور احتجاج کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے صرف برائے نام اعلانات کرکے ہاتھ ہلانے کی کوشش کی لیکن نوجوانوں کی اٹل جدوجہد اور ملک بھر میں پھیلے غصے کو دیکھتے ہوئے ا?خر کار مرکزی وزیر تعلیم کو استعفیٰ دینا پڑا۔ ان بے ضابطگیوں کی پوری اخلاقی ذمہ داری لیتے ہوئے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر

مرکزی وزیر تعلیم کا استعفیٰ ناکافی اعتراف ہے حل نہیں: کے کویتا

خودکشی کرنے والے طلبہ کے لواحقین کو فی کس ایک کروڑ روپئے کی مالی امداد دی جائے

حیدرآباد۔ تلنگانہ رکشنا سینا کی سربراہ سابق ایم ایل سی کے کویتا نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ وزیر کا استعفیٰ NEET کے سوالیہ پرچہ لیک ہونے کے اتنے بڑے بحران کا مکمل حل ہرگز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ استعفیٰ مرکزی حکومت اور وزارت کی ناکامی کا اعتراف ہوسکتا ہے لیکن اس سے متاثرہ لاکھوں طلبہ کو انصاف نہیں ملا ہے۔ کویتا نے کہا کہ حقیقی احتساب تبھی ممکن ہے جب تعلیمی نظام اور امتحانی اداروں میں بنیادی و ادارہ جاتی اصلاحات کی جائیں۔ مرکزی امتحانی نظام میں شفافیت لانے کیلئے کویتا نے کہا کہ نیشنل ٹسٹنگ ایجنسی کی موجودہ ساخت ناکام ہوچکی ہے۔ اسے یونین پبلک سروس کمیشن کی طرز پر مکمل قانونی اور دستوری خودمختاری دی جائے تاکہ سیاسی مداخلت ختم ہوسکے۔ مستقبل میں کسی بھی قسم کے پیپر لیکس کو روکنے کیلئے قومی سطح پر انتہائی سخت قوانین وضع کئے جائیں تاکہ مجرموں کو سخت ترین سزائیں مل سکیں۔ تلنگانہ رکشنا سینا کی سربراہ نے پیپر لیک کے باعث ذہنی تناؤ کا شکار ہوکر خودکشی کرنے والے ہر طالب علم کے لواحقین کو ایک کروڑ روپئے کا معاوضہ اور مدد فراہم کی جائے۔ 20 جولائی کو دہلی میں پرامن احتجاج کرنے والے طلبہ پر بے رحمانہ لاٹھی چارج اور تشدد کے ذمہ دار دہلی پولیس کے عہدیداروں آر اے ایف کے اہلکاروں اور دیگر سرکاری ذمہ داروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے اور انہیں جوابدہ ٹھہرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ان اقدامات سے کم کچھ بھی کرنا صرف حکومت کی طرف سے ایک ڈیمج کنٹرول کی کوشش کہلائے گا لیکن یہ طلبہ کے ساتھ حقیقی انصاف نہیں ہوسکتا۔

بچوں کو پہلے مسلمان بنائیں پھر اعلیٰ تعلیم دلائیں: مفتی خلیل احمد

آخرت کی تیاری نہ کرنا بہت بڑی غلطی، یلاریڈی میں مسجد عثمانیہ شاپنگ کامپلکس کی افتتاحی تقریب سے خطاب

یلاریڈی۔ اللہ رب العزت کی عبادت نماز مساجد میں ادا کرنے میں فضیلت زیادہ ہے نماز ہی وہ واحد عبادت ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیج کر نہیں بتایا بلکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس عرش پر بلا کر دیا جس سے نماز کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ یلاریڈی میں مسجد عثمانیہ شاپنگ کامپلکس کی افتتاحی تقریب میں شرکت کرتے ہوئے مفتی خلیل احمد امیر جامعہ نظامیہ نے اپنے خطاب میں ان خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ا?ج سے پچاس سال قبل تعلیم نہ ہونے کی وجہہ سے جہالت تھی اور ا?ج تعلیم کا معقول انتظام ہے اور ہر فرد تعلیم سے ا?راستہ ہورہا ہے پھر بھی جہالت ہے۔ اس لئے بچوں کو پہلے مسلمان بنائیں پھر دنیا کی اعلیٰ تعلیم دلائیں۔ صرف دنیا کیلئے ہی سب کچھ حاصل کرلینا اور ا?خرت کیلئے کچھ تیاری نہ کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ کل قیامت کے دن یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ دنیا میں کتنے بنگلہ بنا کے ا?یا ہے۔ کتنی دولت کما کے ا?یا ہے بلکہ یہ ضرور پوچھا جائیگا کہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کیوں نہیں کی۔ انھیں دین سے کیوں واقف نہیں کروایا۔ نیک صالح اولاد ماں باپ کا بہترین سرمایہ ہے اسی لئے اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی فکر کریں۔ جسکا تمہیں ثواب بھی ملے گا۔ اچھی تربیت پر بندوں کے حقوق سے واقفیت ہوتی ہے۔ پڑوسی کا خیال کرو خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ ایکدوسرے کی مدد کرنا بھی ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ اچھی تربیت سے ہی بچوں کو تمام حقوق کا علم ملیگا ورنہ ماں باپ کے حق کا بھی اسے علم نہ رہیگا جوا?جکل عام ہوچکا ہے۔ اولاد کی اچھی تربیت والدین پر فرض ہے۔ سید شاہ عزیز اللہ قادری شیخ المعقولات جامعہ نظامیہ نے اپنے خطاب میں دنیا کی دولت روح نکلتے ہی کسی کام کی نہیں اور اللہ کی محبت میں خرچ کی گئی دولت ا?خرت میں کام ا?نے والی ہے۔ نماز کو اعلی درجہ کا فرض کہا اس کی ادائیگی ہر حال میں ضروری کہا ہے۔ سید شاہ نعمت اللہ قادری سابق صدر مودب جامعہ نظامیہ نے اپنے خطاب میں مساجد کیلئے تعاون کرنے کی فضیلت پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر غوث محی الدین موظف صدر مدرس مرحوم کے فرزندان محمد جمیل احمد، محمد جلیل احمد، محمد مدثر احمد کی جانب سے مسجد عثمانیہ احاطہ میں چار ملگیات تعمیر کرکے برائے ایصال ثواب مسجد کو وقف کئے جانے پر اس شاپنگ کامپلکس کا افتتاح مفتی خلیل احمد کے دست مبارک سے عمل میں لایا گیا۔ مرحوم غوث محی الدین کے فرزندان کے اس کار خیر کی ستائش کی گئی اور کامپلکس کا وقف نامہ مسجد کمیٹی صدر کے حوالے کیا گیا۔ مرحوم کی سالانہ فاتحہ کے موقع پر نماز عصر سے قبل منعقدہ پروگرام میں قصیدہ بردہ شریف کا اہتمام کیا گیا۔ جدید تعمیر کئے گئے شاپنگ کامپلکس میں قرا?ن خوانی کی گئی۔ بارگاہ رسالت ما?ب صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت کا نذرانہ پیش کیا گیا اور سلام پڑھا گیا۔ اس تقریب میں سید شاہ فہیم اللہ قادری، سید شاہ قدرت اللہ قادری، سید شاہ رحیم اللہ قادری، سید شاہ انوار اللہ قادری، مفتی انوار اللہ قادری، سید شاہ انعام اللہ قادری، قاری سید خلیل اللہ قادری، حافظ سید رفیق اللہ قادری، مسجد کمیٹی صدر محمد جلال ہاشمی، مسلم ویلفیر کمیٹی صدر شیخ غیاث الدین، مدرسہ انوار العلوم عباسیہ صدر کمیٹی اعجاز احمد مسرور ہاشمی، قاضی محمد افضل حسین ودیگر موجود تھے۔ بعد نماز مغرب اردو گھر مینار یٹی فنکشن ہال میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔

اندراماں ہاوزنگ ٹاورس کے لیے ہیلپ لائن کا آغاز

حکومت 5 لاکھ روپئے کی سبسیڈی دے گی، خوش نصیبوں کو 6 لاکھ روپئے ادا کرنا ہوگا

حیدرآباد۔: تلنگانہ حکومت نے CURE کے تحت تعمیر کئے جانے والے اندراماں ہاوزنگ ٹاورس پراجکٹ کے لیے ایک خصوصی ہیلپ لائن کا آغاز کیا ہے تاکہ شہریوں کو درخواست کے عمل اور دیگر معلومات میں آسانی فراہم کی جاسکے۔ اس ہیلپ لائن کا ریاستی وزیر ہاوزنگ پی سرینواس ریڈی نے افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہیلپ لائن 040-24603572 صبح 9 بجے سے شام 6 بجے تک تلگو، ہندی، انگریزی اور اردو زبانوں میں خدمات انجام دے گا۔ ریاستی وزیر ٹی سرینواس ریڈی نے درخواست کے طریقہ کار کو آسان بنانے کی وضاحت کرتے ہوئے چند اہم نکات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ درخواست داخل کرتے وقت کسی بھی اضافی دستاویزات کو جمع کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔ درخواست گذار کو کم از کم 10 سال تک CURE علاقے میں مقیم ہونا لازمی ہے۔ خاندان کی سالانہ آمدنی 6 لاکھ روپئے سے کم ہونی چاہئے۔ ایک خاندان سے صرف ایک درخواست قبول کی جائے گی۔ جن افراد کا CURE یا آوٹر رنگ روڈ کی حدود میں پہلے سے اپنا مکان یا زمین موجود ہے وہ اس اسکیم کے لیے اہل نہیں ہوں گے۔ اگر کسی درخواست گذار کو فلیٹ الاٹ نہیں ہوتا ہے تو 10 ہزار EMD کی رقم UPI یا نیٹ بنکنگ کے ذریعہ اسی بنک اکاونٹ میں واپس کردی جائے گی۔ ریاستی وزیر پی سرینواس ریڈی نے بتایا کہ اندراماں ہاوزنگ ٹاورس میں ایک فلیٹ کی قدر 40 لاکھ تا 60 لاکھ روپئے تک ہے۔ تاہم حکومت 5 لاکھ روپئے کی سبسیڈی فراہم کررہی ہے۔ مابقی 6 لاکھ روپئے جنہیں فلیٹ الاٹ ہوا انہیں ادا کرنا ہوگا۔ وزیر نے واضح کیا کہ اگر اہل درخواست گذاروں کی تعداد دستیاب فلیٹس سے زیادہ ہو تو تمام الاٹمنٹس شفاف طریقے سے قرعہ اندازی کے ذریعہ کئے جائیں گے۔۔

تلنگانہ کو تین مہینوں میں 42,525 کروڑ روپئے کی آمدنی

61,394 کروڑ روپئے کے اخراجات، 21,919 کروڑ روپئے کا قرض CAG رپورٹ میں انکشاف

حیدرآباد۔ کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل (CAG) نے جاریہ مالیاتی سال 2026-27ء کیلئے جون کے آخر تک پہلی سہ ماہی سے متعلق تلنگانہ کے مالیاتی اعدادوشمار پر مشتمل رپورٹ جاری کردی ہے۔ سی اے جی کی رپورٹ کے مطابق سالانہ بجٹ کے جملہ تخمینے 2,41,263 کروڑ روپئے میں پہلے تین مہینوں (اپریل۔ مئی۔ جون) کے دوران حکومت کو 42,525 کروڑ روپئے کی ریونیو آمدنی حاصل ہوئی ہے جبکہ اس کے مقابلے میں جملہ اخراجات آمدنی سے کہیں زیادہ 61,394 کروڑ روپئے درج کئے گئے۔ پہلی سہ ماہی میں ٹیکس کی وصولی مستحکم رہی ہے تاہم غیر ٹیکس ریونیو اور مرکزی گرانٹس کی کمی کے باعث مجموعی آمدنی پر بوجھ پڑا ہے۔ جملہ ٹیکس ریونیو 38,447 کروڑ جی ایس ٹی 13,988 کروڑ روپئے سیلس ٹیکس 9,251 کروڑ محکمہ اکسائز 5,044 کروڑ روپئے اسٹامپ و رجسٹریشن 4,510 کروڑ روپئے غیر ٹیکس ریونیو 2,697 کروڑ روپئے کی مرکزی گرانٹس صرف 1,380 کروڑ روپئے رہے ہیں۔ ریاست کے جملہ 61,394 کروڑ روپئے کے اخراجات میں ریونیو اخراجات (54,815 کروڑ روپئے) پر مشتمل رہا ہے جس سے جون کے آخر تک ریاست کا ریونیو خسارہ 12,289 کروڑ روپئے تک جا پہنچا۔ ملازمین کی تنخواہوں پر 13,063 کروڑ پرانے قرضوں پر سود 7,778 کروڑ پنشن پر 7,309 کروڑ مختلف سبسیڈیز پر 6,956 کروڑ روپئے تعمیر وترقیاتی فنڈز پر 6,579 کروڑ روپئے خرچ کئے گئے ہیں۔ مالیاتی ضروریات اور خسارے کو پورا کرنے کیلئے حکومت نے بجٹ میں مقرر کردہ سالانہ قرض کے ہدف (58,458) کروڑ روپئے میں صرف پہلی سہ ماہی جون کے آخر تک ہی 21,919 کروڑ روپئے کے قرض حاصل کئے گئے۔ ترقیاتی کاموں کیلئے صرف 6,579 کروڑ روپئے ہی تخصیص پانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ زیادہ تر رقم جاریہ اخراجات، تنخواہوں اور قرض کی ادائیگی میں خرچ ہورہی ہے۔

دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ طلبہ کی اخلاقی فتح: مہیش کمار گوڑ

راہول گاندھی کی قیادت میں اپوزیشن اتحاد کی جدوجہد رنگ لائی، مرکز جھکنے پر مجبور

حیدرآباد۔ صدر تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی وایم ایل سی مہیش کمار نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کو ملک کے طلبہ اور نوجوانوں کی عظیم اخلاقی فتح قرار دیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو میسج جاری کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس قائد راہول گاندھی کی قیادت میں تمام غیر بی جے پی سیاسی جماعتوں اور طلبہ تنظیموں نے جو ملک گیر جدوجہد کی تھی یہ استعفیٰ اسی کا نتیجہ ہے۔ مہیش کمار گوڑ نے واضح کیا کہ جمہوریت میں عوامی تحریک اور عوامی جنگ کے سامنے بالآخر یہ اقتدار کو جھکنا ہی پڑتا ہے۔ صدر تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی نے کہا کہ دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ اس بات کا روشن ثبوت ہیکہ جمہوریت میں آمرانہ رویوں اور ہٹ دھرمی کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اخلاقی اور تاریخی فتح کے اصل معمار راہول گاندھی ہیں جنہوں نے طلبہ کے حقوق اور پیپر لیک اسکینڈل کے خلاف پارلیمنٹ سے سڑکوں تک مسلسل آواز بلند کی۔ پرامن احتجاج کرنے والے طلبہ پر پولیس کے بے رحمانہ لاٹھی چارج کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ طلبہ پر ڈھائے جانے والے اس تشدد کو پوری دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا۔ مہیش کمار گوڑ نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ محض ایک وزیر کا استعفیٰ کافی نہیں ہے بلکہ نظام کو شفاف بنانے کیلئے مستقبل میں ایسے سنگین پیپر لیک واقعات کو روکنے کیلئے ایک جامع اور مضبوط قانون بنایا جائے۔ راہول گاندھی اور ملکارجن کھرگے کی تجویز کے مطابق پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں تفصیلی مباحث کرائی جائے۔ اس بحران اور تناؤ کے باعث جن طلبہ نے اپنی جانیں گنوائی ہیں ان کے غمزدہ خاندانوں کو فوری طور پر معقول مالی امداد اور سہارا فراہم کیا جائے۔ ملک بھر کے طلبہ کے تمام جائز اور زیر التواء مطالبات کو بلا تاخیر حل کیا جائے۔

مرکزی وزیر کا استعفیٰ طلبہ تحریک اور اپوزیشن کے دباؤ کا نتیجہ: پونم پربھاکر

حیدرآباد۔ ریاستی وزیر ٹرانسپورٹ پونم پربھاکر نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر اپنا ردعمل دیتے ہوئے اسے ملک بھر کے طلبہ اور نوجوانوں کی متحدہ جدوجہد کی عظیم فتح قرار دیا ہے۔ آج میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ یہ محض ایک فرد کا استعفیٰ نہیں ہے بلکہ ایک ایسا تاریخی موقع ہے جب متکبرانا سیاست کو طلبہ اور نوجوانوں کی اجتماعی طاقت کے سامنے جھکنا پڑا ہے۔ ریاستی وزیر پونم پربھاکر نے زور دیکر کہا کہ مرکزی بی جے پی حکومت کے اقتدار سے بیدخل ہونے کا یہ پہلا قدم ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ملک گیر طلبہ تحریک اپوزیشن کی مسلسل جدوجہد اور سخت موقف کی وجہ سے مرکزی حکومت دھرمیندر پردھان سے استعفیٰ طلب کرنے کیلئے مجبور ہوئی ہے اور اس دباؤ میں قائد اپوزیشن لوک سبھا راہول گاندھی اور کانگریس پارٹی کا بھی اہم رول رہا ہے۔ پونم پربھاکر نے کہا کہ یونیورسٹیوں پر پابندیاں عائد کرنے طلبہ نے پرامن احتجاج کو روکنے اور ان کے جمہوری حقوق کو پامال کرنے کی کوششوں کا بالآخر یہی انجام ہونا تھا اور اس فیصلے نے جمہوریت میں طلبہ کی آواز کو دبانے کی ہر کوشش کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔ ریاستی وزیر نے کہا کہ اس ملک گیر تحریک نے ثابت کردیا ہیکہ اگر حکمران نوجوانوں اور طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کریں گے تو ملک کا نوجوان خاموش نہیں بیٹھے گا بلکہ متحد ہوکر اس کا سخت جواب دے گا۔ پونم پربھاکر نے اس تاریخی تحریک میں شامل تمام طلبہ، نوجوانوں، تنظیموں اور جمہوری قوتوں کو مبارکباد پیش کی اور اعادہ کیا کہ کانگریس پارٹی جمہوری اور اقدار اور طلبہ کے حقوق کے تحفظ کیلئے عوام کے ساتھ مل کر آئندہ بھی تمام عوام دشمن پالیسیوں کے خلاف مضبوط جدوجہد جاری رکھے گی۔

عوام کی طاقت اقتدار میں بیٹھے لوگوں سے ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے: کے ٹی آر

مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے بعد سوشل میڈیا پر ٹوئیٹ

حیدرآباد۔ بی آر ایس کے ورکنگ پریسیڈنٹ کے ٹی آر نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر طلبہ کی اس کامیابی کو عوامی طاقت کا مظاہرہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ عوام کی طاقت اقتدار میں بیٹھے لوگوں کی طاقت سے ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے۔ کے ٹی آر نے ایکس پر جذباتی پیغام میں کہا کہ دہلی کی سڑکوں پر انصاف مانگنے والے اپنے معصوم بچوں پر پولیس اور حکومت کا تشدد دیکھ کر دو بچوں کا باپ ہونے کے ناطے میرا دل دہل گیا تھا۔ انہوں نے مرکزی حکومت سے استفسار کیا کہ اپنے مستقبل کیلئے آواز اٹھانا کوئی جرم ہے؟ کے ٹی آر نے کہا کہ دہلی کے جنتر منتر کے علاوہ ملک کے مختلف مقامات پر نوجوانوں اور طلبہ نے پرامن احتجاج کرتے ہوئے بالآخر مرکزی حکومت کو جھکنے پر مجبور کیا ہے۔ جس کے بعد مرکزی وزیر تعلیم نے استعفیٰ دیا ہے۔ یہ طلبہ اور نوجوانوں کی پہلی کامیابی ہے۔ اس کے بعد مرکزی حکومت کے علاوہ ملک کی تمام ریاستوں کی حکومتوں کو چوکنا ہوجانا چاہئے کیوں کہ جو بھی نوجوانوں اور طلبہ کی طاقت سے ٹکرائے گا ان کا انجام برا ہوگا۔ کے ٹی آر نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ طلبہ اور نوجوانوں کے تمام مطالبات کو قبول کریں۔ احتجاجی نوجوانوں کے خلاف جو بھی مقدمات درج کئے گئے ہیں غیر مشروط طور پر ان سے دستبرداری اختیار کریں۔ پیپرس لیک ہونے سے ذہنی دباؤ کا شکار ہوکر اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھونے والے طلبہ کے افراد خاندان کو مالی امداد فراہم کریں اور مستقبل میں دوبارہ پیپر لیک نہ ہوں اس کیلئے سخت قوانین بنائے جائیں۔

آندھرا پردیش کی وزیر داخلہ کا سرکاری ایکس اکاونٹ سائبر کرائمس کا شکار

حیدرآباد۔: آندھرا پردیش کی ہوم منسٹر انیتا کا سرکاری ایکس اکاونٹ سائبر کرائمس کا شکار ہوگیا ہے۔ ہیکرز نے ان کے اکاونٹ کا کنٹرول سنبھالیا۔ سائبر جرائم پیشہ افراد نے ان کی پروفائل تصویر اور ماضی کی پوسٹس کو چھپا دیا۔ اوران کی پروفائل فوٹو پر کرپٹو کرنسی اسکینڈل کا لنک پن کیا۔ ہیکنگ کا واقعہ اس وقت سامنے آیا جب اکاونٹ پر FXRO فائر لائٹ پروٹو کال نامی ادارے کی جانب سے انعامات سے متعلق ایک مشکوک

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head Office Contact No.04045375318,www.falaknumanews.in